رسالہ خالد

فروری

1953ء

خلافت جوبلی علم انعامی

سال رواں میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی نے اوّل رہنے کی وجہ سے حاصل کیا

خلافت جوبلی علم انعامی ۱۹۳۹ء سے ہر سال نمایاں کام کرنے والی مجلس کو مرکز کی طرف سے ایک سال کے لئے دیا جاتا ہے جس کی غرض صرف مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنا ہے۔ چنانچہ تقسیم ہند سے قبل جن مجالس نے یہ علم حاصل کیا تھا ان کی فہرست رسالہ خالد کے شمارہ اول میں "بعض تاریخی واقعات" کے زیر عنوان آچکی ہے۔

تقسیم ہندوستان کے بعد گذشتہ سال میں اسے پھر جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ جب یہ معاملہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش ہوا۔ تو حضور نے انعامی علم کے حصول کے لئے بعض معیار مقرر کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ کے سال رواں میں مجلس عاملہ مرکزیہ نے اس پر غور کر کے اس کے دس معیار مقرر کئے۔ اور ان کے مطابق مجالس کے کام کی پڑتال کی گئی۔ تین مجالس کا نام سب سے اوپر آرہا تھا۔ یعنی راولپنڈی۔ چک ۱۲۱ گوکھووال اور کراچی۔ مجلس مرکزیہ کے عہدیداران پر مشتمل ایک سب کمیٹی اس غرض سے مقرر کی گئی۔ کہ وہ ان مجالس کے کام کا پورے طور پر جائزہ لے۔ سب کمیٹی نے مذکورہ مجالس کی رپورٹوں کا گہری نظر سے مطالعہ کیا۔ اور راولپنڈی کی مجلس کو اس سال کی بہترین مجلس قرار دے کر اسے علم انعامی تفویض کرنے کی سفارش کی۔ جسے مجلس عاملہ مرکزیہ نے منظور کر لیا۔ اور اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست کی گئی۔ کہ مجلس راولپنڈی کو علم انعامی مرحمت فرمائیں۔ وقت کی قلت کی وجہ سے حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے اول رہنے اور علم انعامی کا مستحق قرار دیئے جانے کا اعلان کرنا منظور فرما لیا چنانچہ مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۲ء کو حضور نے اپنی تقریر سے قبل مندرجہ ذیل اعلان فرمایا:۔ حضور نے فرمایا:۔

"میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے متعلق اعلان کرتا ہوں کہ اس سال بہترین کام کرنے کی وجہ سے اس مجلس کو علم انعامی دیئے جانے کا مستحق سمجھا گیا ہے۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اس سال علم انعامی حاصل کرنے کے لئے دس معیار مقرر کئے تھے۔ چنانچہ ان معیاروں کو ملحوظ رکھکر خدام الاحمدیہ کے انسپکٹروں نے تمام مجالس کا معائنہ کیا۔ اور اپنی رپورٹ پیش کی اس رپورٹ پر مجلس عاملہ مرکزیہ کی مقرر کردہ ایک سب کمیٹی نے غور کیا۔ اور اپنا فیصلہ مجلس عاملہ کے سامنے پیش کیا۔ مجلس عاملہ سب کمیٹی کے فیصلہ پر غور اور بحث و تمحیص کے بعد جس نتیجہ پر پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ اس سال مقرر کردہ معیاروں کی روشنی میں مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی اوّل اور خدام الاحمدیہ چک ۱۲۱ گوکھووال دوئم اور خدام الاحمدیہ کراچی سوم رہی ہے۔ خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو جو اول رہی ہے علم انعامی دیا جائے گا۔ اس وقت چونکہ وقت کم ہے۔ اس لئے وہ علم انعامی بعد میں حاصل کرے۔ سردست صرف اسی اعلان پر اکتفا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی اس

کے لئے مبارک کرے۔

حضور نے فرمایا:۔

جماعتوں کی طرف سے جو اطلاعات آتی رہی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ فسادات کے ایام میں خدام نے اچھا کام کیا ہے انہوں نے دلیری اور ہمت کا ثبوت دیا۔ اور خطرے والے علاقوں میں پہنچکر احمدی عورتوں بچوں اور بڈھوں کی حفاظت کی ہے اور دراصل یہی نوجوانوں کا کام ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ کسی نے کمزوری بھی دکھائی ہے تو کمزور ہر جماعت میں ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کی کمزوری سے جماعت پر کوئی حرف نہیں آسکتا۔ البتہ کمزوروں کی اصلاح کرنے کی کوشش متواتر جاری رکھنی چاہیئے۔"

جلسہ سالانہ کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ نے "علم انعامی" مکرم عبدالغنی صاحب رشدی قائد خدام الاحمدیہ راولپنڈی کے سپرد کر دیا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اور خدام الاحمدیہ راولپنڈی کو توفیق دے کہ وہ آئندہ اپنے معیارِ خدمت کو اس سے بھی بلند تر مقام پر لیجا کر سلسلہ کے لئے اچھا نمونہ بنیں:۔

سید عبدالباسط
(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مجالس اپنے اراکین سے فارم رکنیت پُر کروا کر جلد تر واپس مرکز میں ارسال فرمائیں:۔

(مہتمم تجنید)

رسالہ خالد اور مجلس عاملہ مرکزیہ کا فیصلہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے خالد کی اشاعت کیلئے جس رنگ میں خدام کو تحریک کی تھی۔ اس کا تقاضا تھا کہ ہر خادم یہ عہد کر لیتا کہ وہ اس رسالہ کی اشاعت کیلئے کسی کے ہاتھوں کی طرف نہیں دیکھے گا۔ اور جلد اپنے اس رسالہ کو مالی اعتبار سے اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیگا حضور نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر فرمایا:۔

"خدام کے رسالہ کے متعلق تو مجھے کچھ کہتے ہوئے شرم آتی ہے انکی جوانی کا زمانہ ہے ہمت اور طاقت کے ایام ہیں انکا تو یہ کام ہے کہ وہ بوڑھوں کی بھی مدد کریں اور الفضل کی اشاعت بھی بڑھائیں کجا یہ کہ وہ اپنے رسالہ کو بھی نہ چلا سکیں۔"

لیکن بہت تعجب ہوا کہ جب مینیجر صاحب رسالہ خالد نے مجلس عاملہ کو یہ اطلاع دی کہ ۳۳۵ مجالس میں سے اسوقت تک صرف ۱۴۹ مجالس کی طرف سے خالد چندہ موصول ہوا ہے۔ حالانکہ مرکز کی طرف سے تمام مجالس کو باقاعدہ رسالہ جا رہا ہے۔

مینیجر صاحب کی اس اطلاع پر مجلس عاملہ نے فیصلہ کیا کہ ایسی مجالس کو جنہوں نے ابھی تک خالد کا چندہ نہیں ادا کیا بذریعہ رسالہ ہذا نوٹس دیا جائے کہ وہ بیس۲۰ فروری تک خالد کا سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر مینیجر رسالہ خالد کے نام بھجوا دیں۔ اور جو مجالس ۲۸ فروری تک سالانہ چندہ نہیں بھجوائیں گی۔ انہیں یکم مارچ کو پرچہ بذریعہ وی پی روانہ کیا جائے۔ اور جو مجالس وی۔پی کو واپس کرینگی انکے نام ۱۵ مارچ تک مجلس عاملہ مرکزیہ میں برائے تعزیر پیش کئے جائیں تاکہ مجلس عاملہ ان کے خلاف کوئی سخت قدم اٹھائے۔

یہ پرچہ مجلس خدام الاحمدیہ کا پرچہ ہے۔ جس کی غرض خدام میں بیداری اور احمدیت کی حقیقی روح پیدا کرنا ہے۔ مرکزی اعلانات اس میں شائع ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر مجلس کے لئے اس کا خریدنا ضروری ہے۔ تمام قائدین اور زعماء جلد از جلد اس طرف توجہ جلد تر فرمائیں۔ اور رسالہ کا سالانہ چندہ بیس فروری تک مرکز میں بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (خاکسار معتمد مرکزیہ)

روشن ستارے

سعدؓ بن ربیع

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فقرہ بخاری میں کئی جگہ درج ہے "ھٰذَا اُحُدٌ جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ"۔ "یہ اُحد پہاڑ ہے یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ اُحد پہاڑ تاریخ اسلام میں لافانی حیثیت رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فقرہ کتنا مختصر ہے۔ لیکن جذبات کا ایک بیکراں سمندر اس میں موجزن ہے۔ اُحد وہ جگہ ہے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے اپنے عشق کا نہایت شاندار مظاہرہ کیا۔ شمع رسالت کے ان پروانوں میں سے جو رات دن شمع رسالت پر مرتے تھے۔ ایک حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری بھی تھے۔ جب مسلمان اُحد کے شہداء کی لاشوں کو اکٹھا کر رہے تھے اور زخمیوں کا علاج معالجہ کر رہے تھے تو آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ میدان جنگ میں سعدؓ بن ربیع کو بھی تلاش کرو۔ میں نے جب گھمسان کا رن پڑا تھا ان کو نیزوں میں گھرا دیکھا ہے۔ چنانچہ حضرت ابیؓ بن کعب انصاری گئے اور حضرت سعدؓ کو ادھر ادھر تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا آخر انہوں نے اونچی اونچی آوازیں دینا شروع کیں مگر انہیں کوئی جواب نہ ملا۔

آخرکار انہوں نے یہ آواز دی کہ سعدؓ بن ربیع! خدا کے رسولؐ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ لکھا ہے کہ اس پر مقتولین کے ڈھیر میں کچھ حرکت سی پیدا ہوئی اور ایک نحیف سی آواز آئی "کون ہے میں یہاں ہوں" ابیؓ بن کعب سعدؓ کے پاس پہنچے جو جان توڑ رہے تھے۔ اور کہا مجھے آنحضرت صلعم نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں انہیں تمہاری حالت کی اطلاع دوں۔ کوئی پیغام ہے تو دیدو۔ سعدؓ نے اس موقعہ پر پیغام دیا لیکن اپنے یتیم ہونے والے بچوں کو نہیں دیا۔ بیوہ ہونے والی رفیقہ حیات کو نہیں دیا۔ اس نے ابیؓ بن کعب کو دو پیغام پہنچانے کے لئے کہا۔ ایک پیغام بانیٔ اسلام کے نام اور ایک پیغام مسلمانوں کے نام۔

سعدؓ بن ربیع نے کہا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا سلام کہدینا۔ اور عرض کرنا کہ یا رسول اللہ! رسولوں کے متبعین کی قربانی کی وجہ سے جو ثواب رسولوں کو ملا کرتا ہے اللہ تعالے وہ ثواب تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ آپؐ کو عطا کرے۔ اور آپؐ کی آنکھ کو ٹھنڈا کرے۔ اور میری قوم کو سلام کے بعد کہنا۔ اے میری قوم! محمد رسول اللہ خدا کی امانت ہیں جب تک ہم زندہ رہے ہم نے اس امانت کی حفاظت کی۔ اب ہم یہ امانت آپ کے ہاتھوں میں دیئے جاتے ہیں تمہاری زندگی میں اس امانت کو اگر کوئی گزند پہنچا۔ تو قیامت کے دن تمہارا کوئی جواب قابل مسموع نہیں ہوگا۔ یہ کہا۔ اور جان جہان آفریں کے سپرد کر دی۔

عزیز نوجوانو! سعدؓ بن ربیع کا یہ پیغام تمہارے نام بھی ہے۔ صرف محمد رسول اللہ صلعم کی جگہ "اسلام" کا لفظ رکھ لو۔ آج اسلام کی امانت تمہارے ہاتھوں میں اور دشمن ہر چہار طرف سے اس پر حملہ آور ہے۔ آج بھی سعدؓ بن ربیع کی آواز اُحد کی طرف سے آ رہی ہے۔ کہ

"اسلام خدا کی امانت ہے۔ جب تک ہم زندہ رہے۔ ہم نے اس امانت کی حفاظت کی۔ اب یہ امانت تمہارے ہاتھوں میں دیئے جاتے ہیں"

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہم اپنے عمل سے سعدؓ بن ربیع کی آواز کا کیا جواب دیتے ہیں۔ (غلام باری سیف)

مکرم مولوی مصلح الدین احمد صاحب راجیکی

"کس قدر جانے خدا وہ حسن دل آویز ہے"

مذکورہ بالا مصرعہ پر پشاور میں ایک اخباری مشاعرہ ہوا۔ تو اس پر مندرجہ ذیل چند اشعار کہے گئے۔

کس قدر جانے خدا وہ حسن دل آویز ہے
جب نقابِ حسن کا جلوہ قیامت خیز ہے

سرو بالِ دوش اک مدت سے تھا میرے لئے
اے خوشا بختے کہ اس قاتل کا خنجر تیز ہے

تیشہ سے تقدیر کا لکھا ہوا مٹتا نہیں
کوہ کن جانے دے شیریں دولتِ پرویز ہے

کام رونے سے ہے اپنا کیا غرض اس بات سے
اشکِ خوں آمیز ہے یا خونِ اشک آمیز ہے

محتسب کا خوف کس کو اور واعظ کا لحاظ
جب کسی کی چشمِ میگوں ساغرِ لبریز ہے

عبدالحمید صاحب آصف ربوہ

ہجرت اور ہماری ذمہ داریاں

سالانہ اجتماع ۱۹۵۲ء کے "تحریری مقابلہ" میں مکرم عبدالحمید صاحب آصف واقف زندگی ربوہ ذیل کا مقالہ لکھ کر دوم رہے تھے۔ اول آنیوالا مقالہ اس سے پہلے "خالد" کے گذشتہ شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔ (ادارہ)

پیشتر اس کے کہ خاکسار "ہجرت اور ہماری ذمہ داریاں" کے موضوع پر اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کرے یہ بیان کرنا چاہتا ہے کہ ہم کون ہیں اور ہمارا کیا مقام ہے۔ کیونکہ جب کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون ہے اور اس کی اہمیت اور مقام اس دنیا میں کیا ہے۔ تو اس کے سامنے اس کی ذمہ داریاں بیان کرنا اتنا مشکل ہوگا۔ اور نہ اس کے لئے ان ذمہ داریوں کا احساس اپنے اندر پیدا کرنا مشکل ہوگا؛

ہم احمدی ہیں اور ایک نبی کی جماعت ہیں۔ صرف ایک معمولی نبی کی جماعت نہیں بلکہ اس اولوالعزم نبی کی جماعت ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل بروز ہے اور اتنا بلند مقام ہے اس بروز کامل کا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جس نے میرے اور مصطفےٰ کے درمیان فرق کیا۔ اس نے نہ مجھے دیکھا ہے اور نہ ہی مجھے پہچانا ہے۔

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بروز کامل یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے متبعین ہیں ہونے کی وجہ سے ہی ہم مثیل صحابہ ہیں۔ اور جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے اور مصطفےٰ کے درمیان کوئی فرق نہیں اسی طرح یہ بھی درست ہے کہ سچے احمدیوں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

اس بات کو سمجھ لینے کے بعد کہ ہم مثیل صحابہ ہیں اور ہمارا مقام وہی مقام ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا تھا۔ ہمارے لئے یہ سمجھ لینا نہایت ہی آسان ہو جاتا ہے۔ کہ ہماری ذمہ داریاں ہجرت کے بعد کیا ہیں؟

اس مضمون کو اور بھی زیادہ سہل بنانے کے لئے خاکسار ایک اور نکتہ بھی آپ احباب کے سامنے رکھنا چاہتا ہے کہ جس طرح مکہ شریف میں اصل مرکزی مقام کعبہ شریف ہے اور اس کعبہ شریف سے جب صحابہ ہجرت کر کے مدینہ شریف تشریف لے گئے۔ تو خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو یہ ارشاد فرمایا۔ کہ خواہ دن ہو یا رات۔ صبح ہو یا شام۔ تمہارے سامنے صرف اور صرف ایک ہی مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ ہم نے کعبہ شریف کو لینا ہے۔ لینا ہے۔ اور اسے ضرور لے کر رہیں گے۔ اسی طرح ہمیں بھی اپنے سامنے ایک مقصد رکھنا ہوگا اور اسی مقصد کے حصول کے لئے ہماری تمام کوششیں وقف ہو جانی چاہئیں؛

اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

ہماری ہجرت اللہ تعالیٰ کی ایک خاص تقدیر کے ماتحت واقع ہوئی ہے۔ بعض نادان یہ کہا کرتے ہیں۔ کہ احمدیوں کو قادیان سے ان کے گناہوں کی وجہ سے نکالا گیا ہے۔ یہ بالکل غلط ہے۔ اس اعتراض کا جواب میرے اس بیان کردہ اصول کے ماتحت آجاتا ہے کہ ہم مثیل صحابہ ہیں۔ خدا کے ایک اولوالعزم نبی کی جماعت ہیں۔ آپ تاریخ کو اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو ایک مثال بھی تو اس قسم کی نہیں ملیگی۔ کہ کسی نبی کی جماعت اپنے

گناہوں کی وجہ سے اپنے مرکز سے نکالی گئی ہو۔ جب ایسا کبھی نہیں ہوا۔ تو پھر یہ خیال کرنا کہ اس زمانہ کے نبی کی جماعت اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے مرکز سے نکالی گئی۔ بالکل ایک بے دلیل دعویٰ۔ ایک زبردست الزام اور ایک بہت بڑا افترا ہے۔

اس سوال کو ایک اور طرح سے بھی رد کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہجرت رحمت ہوتی ہے یا عذاب؟ اس کا جواب ہر صاحب علم اور ذی ہوش بشرطیکہ نور ایمان سے عاری نہ ہو یہی دیگا کہ ہجرت رحمت ہوتی ہے۔ تو کیا کبھی رحمت گناہوں کے نتیجہ میں آتی ہے؟ کبھی نہیں اور کبھی نہیں۔ یہ سوال جب ہم تازہ تازہ قادیان سے ہجرت کر کے آئے تھے ہمارے بعض احمدیوں کی زبان سے بھی سنا گیا تھا۔ چنانچہ اس ہجرت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو لاہور میں یہ الہام ہوا تھا کہ ذٰلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ۔ یعنی یہ قادیان سے ہجرت ہرگز عذاب نہیں ہے۔ بلکہ یہ خدا تعالےٰ کی ایک خاص تقدیر ہے جس کے اندر ہزاروں رحمتوں کے چشمے پنہاں ہیں۔

ہمارا قادیان سے ہجرت کرنا ایک رحمت ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ رحمت اسی صورت میں ثابت ہو سکتا ہے جب ہم اپنے مقام کو سامنے رکھیں کہ ہم مثیل صحابہ ہیں اور جس طرح صحابہ نے مکہ شریف سے ہجرت کرنے کے بعد اپنے سامنے ایک مقصد رکھا ہمیں بھی اپنے سامنے ایک مقصد رکھنا ہوگا۔

میں اوپر اشارہ کر آیا ہوں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے سامنے اس مقصد کو رکھا تھا۔ کہ ہم نے اپنا مرکز واپس لینا ہے۔ لینا ہے اور آخر انہوں نے دن رات قربانیاں کر کے اپنے مرکز کو واپس لے ہی لیا۔ اسی طرح ہمیں اپنے مرکز قادیان سے ہجرت کے بعد اپنے سامنے اس مقصد کو رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم نے قادیان لینا ہے۔ لینا ہے اور اسے ضرور لیکر رہیں گے۔

ہجرت کے بعد ہمارے سامنے صرف اور صرف یہ مقصد رکھنا ہوگا۔ کہ ہم نے اپنے مرکز کو اپنے دشمن کے ہاتھوں سے واپس لینا ہے اور ہجرت کے بعد یہی ذمہ داری سب سے بڑی اور اہم ذمہ داری ہے۔

اب ہمارے سامنے یہ بات رہ جاتی ہے کہ ہم اپنے مرکز کو واپس لینے کے لئے کیا طریق اختیار کریں تو ان طریق کو اختیار کرنے کے لئے ہمیں نہ کسی اور کتاب کے مطالعہ کی ضرورت ہے اور نہ کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کی۔ اس کا جواب ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے کردار سے ملیگا۔ کہ جو صحابہؓ نے مکہ شریف کو حاصل کرنے کے طریق اختیار کئے۔ وہی طریق ہمیں بھی اختیار کرنے ہونگے۔

آیئے۔ اس بات کا مطالعہ کریں۔ کہ صحابہؓ نے اپنے مرکز کو واپس لینے کے لئے کیا طریق اختیار کئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے سورۃ "لایلف قریش" کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ:۔

"ہماری جماعت جب ظلی رنگ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی جماعت ہے۔ اور ظلی محمد پر ایمان لا کر ہم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں تو ہمیں بھی ان آیات کا اپنے آپ کو ویسا ہی مخاطب سمجھنا پڑیگا جیسے صحابہ مخاطب تھے۔ اور ہمیں بھی وہی کچھ کرنا پڑیگا جو صحابہ نے کیا۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں زمانہ محمدی کے لوگوں سے کہتا ہے فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ تم کو چاہیئے کہ تم عبادتوں میں اپنا وقت لگاؤ اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالو۔ یہی کام احمدیوں کا ہے۔"

(تفسیر کبیر پارہ ۳۰ حصہ ۱۰ صفحہ ۲۴۲)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہجرت کے بعد اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگا دیا اور ذکر الٰہی کی عادت کو اپنا شعار بنا لیا۔ تو خدا تعالیٰ نے ان کو ان کا مرکز دیدیا

ہو سکتا ہے کہ کسی دوست کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ مرکز کو دشمنوں کے ہاتھوں سے لینے کے ارادے ہیں۔ لیکن یہ صاحب قوم کو یہ سبق دے رہے ہیں کہ گھس جاؤ مسجدوں میں اور بچھا لو مصلے اور ذکر الٰہی کرو۔ بابا۔ کجا مرکز کی واپسی کا مسئلہ۔ اور کہاں نمازیں اور وظائف؟ کوئی عقل کی دوا کرو۔ تو میں اپنے اس عزیز دوست کے سامنے یہ عرض کروں گا کہ یہ سوال محض اسی لئے پیدا ہوا ہے کہ یہ تو پیش نظر نہیں رکھا گیا۔ کہ ہم کون ہیں؟ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے مثیل ہیں۔ اور حضور کے صحابہ تو صرف اور صرف نمازوں اور ذکر الٰہی کی قوت سے جیتے تھے۔ اور ہمیں بھی نمازوں اور ذکر الٰہی سے جیتنا ہوگا۔ اور اعتبار نہ آئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مندرجہ ذیل ارشاد ملاحظہ فرمالیجئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"تاریخوں سے ثابت ہے کہ جب رومی سفیر مسلمانوں کی حالت دیکھ کر واپس گیا۔ تو اس نے بادشاہ سے کہا۔ کہ آپ مسلمانوں کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے۔ اس نے پوچھا کیوں؟ رومی سفیر نے جواب دیا کہ وہ تو سارا دن لڑتے ہیں اور ساری رات اللہ تعالےٰ کی عبادتیں کرتے ہیں وہ آدمی نہیں بلکہ جن معلوم ہوتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی عبادت پر زور دینا ایسا نور پیدا کر دیتا ہے جس سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کی طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

آجکل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکر الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے حالانکہ یہ مصلے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ و بالا کر دی۔

اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے"

(تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم ص ۲۴۶)

حضور کے ارشاد کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے جو دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔ وہ محض نمازوں اور ذکر الٰہی سے ظہور پذیر ہوا۔ کوئی اور اگر یہ اعتراض کرے تو اس پر اس قدر افسوس نہیں ہو سکتا۔ جتنا ایک احمدی پر۔ کیونکہ ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی آکر سکھایا ہے کہ ہمارا خدا ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اسی کی برکت سے ہم دنیا میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں اور خدا تعالےٰ کی نصرت اور برکت ہمیں تب ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ جب ہم نمازوں پر زیادہ زور دیں۔ اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ یہ امور خدا تعالےٰ کو بہت ہی پسندیدہ ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو اپنی نمازوں کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار پڑھنے پر مداومت کریگا وہ ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائیگا۔ حضور کے فرمان میں یہ اشارہ ہے کہ ذکر الٰہی کرنے والا بجلی کی تیزی کی طرح ترقی کرے گا ذکر الٰہی ایک بہت بڑی طاقت ہے۔ ذکر الٰہی پر مداومت اختیار کرنے والا نہ تو اپنے دشمن سے شکست کھاتا ہے نہ بے حوصلہ ہوتا ہے لیکن ہمیشہ کامیابی و کامرانی اس کے پاؤں چومتے ہیں۔

ہجرت کے بعد ہمارا مقصد یہی ہونا چاہیئے کہ ہم نے اپنے مرکز کو حاصل کرنا ہے۔ اور اس کو حاصل کرنے کا طریق یہی ہے۔ کہ ہم خدا تعالیٰ سے لَو لگائیں۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت اور نصرت کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ نماز ہے خدا تعالےٰ کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں پس ہر وہ احمدی جو قادیان حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہے اسے یہ چاہیئے کہ وہ نماز باجماعت کا خود بھی پابند ہو اور اس کے گھر والے سب بالغ افراد نمازی ہوں۔ اور ذکر الٰہی پر مداومت کو اپنا شعار سمجھیں اور اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ

"جس کی پیٹھ پر خدا تعالےٰ کا ہاتھ ہوتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور جس کے آگے خدا تعالےٰ کی تلوار ہوتی ہے وہ کاٹا جاتا ہے۔ بندہ کے ہاتھ میں کوئی طاقت نہیں تمام طاقتوں کا منبع اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے ہم نہ تلوار سے جیت سکتے ہیں۔ اور نہ کسی اور طاقت سے ہمارا ہتھیار صرف اور صرف دعا ہے"

پس اس مقصد کو لیکر ہمیں دن رات اس بات میں کوشاں رہنا چاہیئے کہ ہمارا مرکز ہمیں واپس مل جائے۔ اور حصول مرکز کے لئے خدا تعالیٰ کی نصرت کی ضرورت ہے اور خدا کی نصرت ملتی ہے پاک دلوں کو۔ دل پاک ہوتے ہیں نمازوں سے اور ذکر الٰہی سے۔ پس ہجرت کے بعد ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم نمازوں کو قائم کریں۔ اور ایسی کوشش کریں کہ ایک احمدی بھی بے نماز نہ رہے۔ جس دن ہم نے اپنے ہر احمدی مرد کو اور ہر احمدی عورت کو نمازی بنا دیا۔ اور ذکر الٰہی کی عادت جماعت میں ڈال دی۔ وہ دن ہماری فتوحات کی خوشخبری لیکر آئے گا۔

محمد شفیع اشرف

اب گردشِ حالات سے ٹکرا کے رہینگے

اب گردشِ حالات سے ٹکرا کے رہینگے
اب جو بھی مصیبت ہو بہر حال سہینگے

جو ظلم و ستم چاہیں کریں خوف نہیں ہے
جس بات کو سمجھینگے کہ حق ہے وہ کہینگے

منظور نہیں منتِ اربابِ سفینہ
موجوں کے مخالف بھی ہو بہنا تو بہینگے

مقصود ہے پیغامِ مسیحا کی اشاعت
یہ بات اگر جان بھی جائے تو کہینگے

دل گرمیٔ احساس سے بیدار ہے اشرف
جس کام کو کرنا ہے اُسے کر کے رہینگے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

قلم: نذیر احمد صاحب ریاض واقف زندگی

ایک دل آویز تاریخی افسانہ

لشکرِ اسلام کے فتح نصیب جرنیل حضرت خالد بن ولید قلعہ دمشق کا محاصرہ کئے اہلِ دمشق پر مسلّط ہیں۔ باہمی آویزش کے اس مدّ و جزر میں متواتر بیس روز کا طویل عرصہ گذر گیا لیکن اس عرصہ میں نہ تو اسلام کے جانبازوں کے پائے ثبات میں لغزش آئی اور نہ اہلِ دمشق نے ہمت ہاری بلکہ کمک کی امید کے سہارے ڈٹے رہے۔

حضرت خالدؓ یوں بے مصرف وقت ضائع ہوتا دیکھ کر اکتا سے گئے اور ایک فیصلہ کن حملہ کی ٹھانی چنانچہ دو تین روز تک دونوں طرف سے نہایت شدید معرکہ آرائی ہوتی جس سے اہلِ دمشق بدحواس ہو گئے۔ اور ملتجیانہ انداز میں ایک قاصد کے ذریعہ کہلا بھیجا کہ ہم ایک مقررہ رقم دینے کو تیار ہیں۔ بشرطیکہ تم وہ رقم لے کر ہمارا محاصرہ چھوڑ دو اور پھر کبھی ادھر کا رُخ نہ کرو۔ اسلام کے سپہ سالار حضرت خالدؓ نے جواب میں کہلا بھیجا کہ جب تک تم مستقل طور پہ ہماری حفاظت میں آنا قبول نہ کرو۔ اور ہر سال جزیہ دینے کی ذمہ داری نہ اٹھاؤ اس وقت تک ہم سے محاصرہ چھوڑنے کی امید نہ رکھو۔ یہ جواب سُن کر اہلِ دمشق بیحد مایوس ہوئے۔ لیکن بایں ہمہ اہلِ اسلام کی حفاظت میں آنا منظور نہ کیا اور بدستور قلعہ بند رہے۔

ایک روز اچانک قلعہ کے اندر مسرت کے قہقہے بلند ہوئے اور رقص و سرود کی محفلیں آراستہ ہونے کی خوش آہنگ آوازیں سنائی دیں۔ حضرت خالدؓ نے اس بے موقعہ خوشی کا سبب معلوم کیا تو پتہ چلا کہ رومیوں کا ایک لشکرِ عظیم اہلِ دمشق کی مدد کو آرہا ہے۔ حضرت خالدؓ نے نزاکتِ وقت کے مدنظر یہی بہتر سمجھا کہ حضرت ضرارؓ جیسے سرفروش مجاہد کو پانچ سو سوار دے کر اس کمک کو روکنے کے لئے بھیجا جائے چنانچہ حضرت ضرارؓ اپنے محبوب سپہ سالار کے حکم کو بسر و چشم قبول کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے:

ضرارؓ: سپہ سالارِ محترم! پانچ سو جوانوں کے لیجانے کی کیا ضرورت ہے۔ آپ مجھے حکم دیں تو میں تنہا ہی دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار ہوں۔

سپہ سالارِ اسلام: ضرار! مجھے اس امر کا اعتراف ہے کہ تم اس شجاع قوم کے قابلِ فخر نوجوان ہو جن کی عورتوں کی بہادری کی داستانیں زبان زدِ خاص و عام ہیں۔ لیکن خدا کا حکم ہے کہ اپنی جان کو دیدہ دانستہ ہلاکت میں نہ ڈالو۔ اس لئے بہتر ہے کہ پانچسو چیدہ۔ غیور اور بہادر مجاہدین کو ہمراہ لے جاؤ۔ اور جان توڑ کر لڑو۔ لیکن ہاں اگر ان کے مقابلہ کی سکت نہ پاؤ۔ تو مجاہدین سمیت واپس آکر مجھے اطلاع دو۔

جب حضرت ضرارؓ مجاہدین کو ہمراہ لئے کچھ فاصلہ طے کر چکے تو انہیں دور سے رُومی لشکر کا غبار دکھائی دیا۔ ان کے خودوں اور زرہوں کی خیرہ کن چمک۔ ان کی زرق برق وردیاں سامانِ حرب کی نمائش اور ظاہری طمطراق ایک عجیب ہولناک منظر پیش کر رہا تھا جس پہ لشکرِ اسلام میں خیال آرائیاں ہونے لگیں۔

چند سوار: (ضرارؓ سے) ہمارے خیال میں یہ لشکر

اندازاً دس بارہ ہزار سے کم نہیں۔ پھر ان کے پاس سامانِ حرب بھی بے اندازہ نظر آتا ہے۔ ہم اس بے سروسامانی میں ان سے کیونکر الجھ سکیں گے۔ بہتر ہو کہ واپس لوٹ چلیں۔

ضرارؓ:۔ خدائے عزوجل کی قسم! میں دشمن سے ضرور نبرد آزما ہونگا۔ خدا مجھے دشمن سے پیٹھ پھیرنے کی توفیق نہ دے۔ کیونکہ جو میدانِ جنگ سے بھاگتا ہے وہ خدا کا نافرمان ہے۔ تم میں سے جس کا جی چاہے وہ شوق سے واپس چلا جائے۔ میں تو اپنی جان کی بازی اس کی راہ میں ہار چکا ہوں۔

رافع بن عمرؓ:۔ ضرار سچ کہتے ہیں کہ تمہیں ہمت نہ ہارنی چاہیئے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہماری قلیل جماعت کو دشمن کی کثرت پر غالب کیا۔ جب خدا ہمارے ساتھ ہے تو دشمنوں کی کثرت کا کیا ڈر۔ خدائے ذوالجلال سے صبر و ثبات کی دعا مانگتے ہوئے شیروں کی طرح رومیوں پر پل پڑو اور یہ یقین کر لو کہ خدا اور اس کا رسول (صلعم) تمہیں دیکھ رہے ہیں۔

رافع بن عمرؓ کے ان الفاظ نے تمام مجاہدین کے قلوب میں ایک برقی رَو دوڑا دی۔ اور وہ انتہائی جوش کے عالم میں یک زبان ہو کر پکار اُٹھے:۔

"خدا ہم کو کبھی اپنی راہ سے بھاگتے نہ دیکھے اور ہمیں جنت کا وارث بنائے۔"

یہ شاندار منظر دیکھ کر حضرت ضرارؓ کے دل کی پژمردہ کلی کھِل گئی۔ اور مجاہدین سے کہا۔ اچھا اب ایک قطار میں کھڑے ہو کر اپنے نیزوں کو سیدھا تان لو۔ دشمن اطمینان سے کوچ کئے چلا آرہا ہے۔ جب تمہیں پیشرو دستہ دکھائی دے۔ اس پر ٹوٹ پڑو۔ چنانچہ ضرارؓ خود اپنا کُرتہ اتار ننگے بدن گھوڑے پر سوار ہو کر ہاتھ میں ایک لمبا سا نیزہ لئے تیار ہوتے ہی تھے کہ پیشرو دستہ نظر آیا۔ ضرار اپنے ہمراہیوں سمیت اللہ اکبر کے فلک بوس نعروں کی ایمان پرور گونج میں رومی لشکر پر جھپٹ پڑے۔ پھر کیا تھا اپنے منجھے ہوئے ہاتھوں سے وہ بچے تلے وار کئے کہ رومی دستہ اس کی تاب نہ لا کر بھاگ نکلا۔ اور باقی لشکر سے جا ملا۔ مجاہدینِ اسلام ان کا تعاقب کئے وہاں بھی جا پہنچے۔ اور تمام لشکر پر ہلہ بول دیا۔ ضرارؓ کی کیا بات تھی دفعتۃً بجلی کی طرح رومیوں کے قلب میں گھس جاتے اور کئی ایک کو موت کے گھاٹ اتار کر نکل آتے۔ ان کے رفقاء بھی بڑھ بڑھ کر دادِ شجاعت دے رہے تھے۔ رومی اس تیغ زنی سے بوکھلا سے گئے۔ انہوں نے اپنی پوری قوت کے ساتھ یورش کر کے ضرار کو گھیرے میں لینے کی کوشش کی لیکن وہ کوند کی طرح لپک کر باہر آجاتے تھے۔ اچانک ضرارؓ کی نظر رومی سردار وردان پر پڑی وہ اس طرف لپکے لیکن اس کے بیٹے ہمران نے موقع پا کر ضرار پر نیزہ کا وار کیا۔ جو اُن کے بازو پر لگا۔ لیکن ضرار نے اسی حالت میں فوراً سنبھل کر اس زور سے ہمران کو نیزہ مارا جو اس کے سینے میں پیوست ہو کر رہ گیا۔ ضرارؓ نے جھٹکا دیکر نیزہ کھینچنا چاہا لیکن بے سود۔ آخر ہمران گھوڑے سے نیچے آرہا۔ اور ضرار زخموں کی شدت اور ضعف کے باعث کفار کے ہجوم میں بے بسی کے عالم میں گرفتار ہو گئے۔

حضرت خالدؓ کو جب ضرار جیسے جاں نثار اور بہادر جنگجو کی گرفتاری کی اطلاع پہونچی تو آپ کو بیحد قلق ہوا۔ اور اسی وقت "میسرہ بن مسروق" کو ایک ہزار مجاہدین دے کر دمشق کے شرقی دروازہ پر محاصرہ کے لئے چھوڑا اور باقی لشکر رجز پڑھتے ہوئے دشمن کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا۔ اسی لمحہ آں واحد بن الہزیل نے کیا دیکھا کہ ایک زرہ پوش سوار بلند قامت کمیت گھوڑے پر سوار ان کے پاس سے نکل گیا۔ سب ششدر ہو کر اسے دیکھنے لگے کہ آخر یہ سوار ہے کون؟ جو سرفروشانِ اسلام کی امداد کے لئے ان کے آگے آگے جا رہا ہے۔ چال ڈھال سے

پھرتی اور شہسواری کے انداز نظر آتے۔ زرہ سیاہ لباس سے
ملفوف اور آنکھوں کے سوا باقی تمام چہرہ پوشیدہ۔ جب دونوں
فوجیں آپس میں گتھم گتھا ہو گئیں تو خالدؓ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ کہ وہی
نقاب پوش سوار ایک دم رومی لشکر پر جھپٹا اور اپنی فقید
المثال تیغ زنی سے ایک قیامت برپا کر دی اس کی بے باکی
شجاعت اور حملہ کی شدت دیکھ کر سبھی عش عش کر اٹھے۔ کئی
دفعہ اسے رومیوں نے گھیرا لیکن وہ ہر دفعہ کچھ اس طرح سے
صاف بچ کر نکل آتا کہ بے اختیار تحسین و آفرین کے پھول نچھاور
کرنے کو جی چاہتا۔ جدھر کا رُخ کرتا اس کی شمشیر خارا شگاف
پیغام اجل لئے دشمنوں کو ابدی نیند سلائے بغیر نہ رہتی۔

مجاہدین میں سے گو ہر ایک نے ہی جان کی بازی لگا دینے
میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی تھی لیکن اس سوار کی شان ہی نرالی
تھی۔ حضرت خالدؓ اس کی سلامتی کے لئے دعا کر رہے تھے اور
بار بار لوگوں سے پوچھ رہے تھے کہ یہ بہادر شہسوار ہے کون؟
لیکن کوئی بھی اس سے واقف نہ تھا۔ اتنے میں وہی نقاب پوش
سوار خون میں نہاتا ہوا قلب لشکر سے نکلا۔ اس کے گھوڑے
کا تمام جسم بھی زخموں سے لہولہان ہو رہا تھا۔ حضرت خالدؓ
نے حکم دیا کہ اس مرد مجاہد کی مدد کو پہنچو۔ مجاہدین نے انتہائی
جوش و خروش کے ساتھ نئے سرے سے رومیوں پر حملہ بول
دیا۔ وردان نے ہرچند لشکر کو سنبھالنا چاہا لیکن نہ سنبھلا۔
آخر رومی پسپا ہونے لگے۔ اور میدان اہل اسلام کے ہاتھ
رہا۔ حضرت خالدؓ کو رہ رہ کر اس بہادر سوار کا حال معلوم
کرنے کا شوق ستا رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس کے پاس پہونچے
اور فرمایا۔

خالدؓ:۔ اے غازیٔ اسلام خدا تجھے جزائے خیر دے
تو نے جہاد کا حق ادا کر دیا۔ اب ذرا منہ سے نقاب
ہٹا دے تاہم کو بھی معلوم ہو کہ تو کون ہے اور تیری
زیارت سے دیدہ و دل کو روشن کریں۔

نقاب پوش سوار:۔ مکمل خاموشی ......

ایک مجاہد:۔ اے بہادر سوار! تیرا سردار تجھ سے مخاطب
ہے۔ تیرا اس وقت سکوت فوجی آئین کے خلاف ہے۔

نقاب پوش سوار:۔ (اپنی نازک اور دلکش نسوانی
آواز میں) اے سپہ سالار اسلام! میری خاموشی
کسی آئین کی خلاف ورزی کی نیت سے نہیں۔
صرف شرم و حیاء کے باعث ہے۔ کیونکہ میں ایک
پردے میں بیٹھنے والی عورت ہوں۔

خالدؓ:۔ (متعجب ہو کر) تمہارا نام کیا ہے اور تم کس
قوم سے ہو؟

نقاب پوش سوار:۔ میرا نام خولہ ہے اور میں ضرار
کی حقیقی بہن ہوں۔ میں دوسری عورتوں کے ہمراہ
خیمہ میں بیٹھی تھی۔ کہ مجھے ضرار کی گرفتاری کی خبر
سنائی دی۔ چنانچہ خون کے جوش میں مجھے کچھ بھی
نہ سوجھا اور بے اختیار ہو کر کفار سے انتقام
لینے اور بھائی کو رہا کرانے کے لئے جہاد میں
مصروف ہو گئی۔ محترم سپہ سالار! آپ جانتے ہیں
اگر شوہر مارا جائے تو اس سے اچھا شوہر بھی مل
جانا ممکن ہے۔ اگر اولاد مر جائے تو اور اولاد
بھی پیدا کی جا سکتی ہے۔ لیکن ایسا پیارا اور
جنگجو بھائی ملنا مشکل ہے۔ مجھے اجازت دیجئے۔
کہ میں کفار سے لڑتے لڑتے شہید ہو جاؤں۔

خالدؓ:۔ خولہ جس قوم کی تم بیٹی ہو۔ اس سے اس
قسم کی شجاعت کچھ حیران کن نہیں۔ کیونکہ تمہاری
قوم کی عورتیں بہادری میں ضرب المثل ہیں۔ جو
مردوں کے دوش بدوش لڑ کر دادِ شجاعت
حاصل کرتی رہی ہیں۔ تم اطمینان رکھو۔ مجھے تمہارے
بھائی کا بڑا رنج ہے۔ اگر ضرار زندہ ہے تو میں
اسے ضرور چھڑا لاؤں گا۔ اور اگر شہید ہو چکا ہے
تو میں نہیں چھوڑوں گا۔ جب تک کہ رومیوں سے اس کا

بدلہ لے لوں۔ تم اب عورتوں میں جا کر آرام کرو۔

خولہ: سپہ سالارِ محترم! خدا آپ کو جزائے خیر دے لیکن کیا مجھے آپ کے ہمرکاب رہنے کی اجازت ہے؟

خالد: ہاں اجازت ہے۔

اب حضرت خالدؓ نے مجاہدین اسلام کو ہمراہ لے کر رومیوں پر ایک خطرناک حملہ کر دیا۔ خولہ حضرت خالدؓ کے پہلو بہ پہلو کفار کے لئے بلائے بے درمان بنی ہوئی انہیں موت کے گھاٹ اتار رہی تھیں۔ اور حضرت خالدؓ کی تلوار جدھر اٹھتی تھی۔ صفوں کو چیرتی ہوئی تباہی کا لرزہ خیز منظر پیش کر رہی تھی۔ اور کفار اوندھے منہ لت پت اپنی بربادی کی داستان کہہ رہے تھے۔ خولہ وارفتگی کے عالم میں بے تحاشا رومیوں کے لشکر میں گھس جاتیں اور انتہائی بے قراری کے ساتھ یہ اشعار پڑھتیں۔

این الضرار لا اراہ یومی ✽ ولا یرینی معشری وقومی
یا واحدی یا ابن اُمی ✽ کدرت عیشی واذلت نومی

یعنی اے ضرار! تو کہاں ہے۔ میری اشکبار آنکھیں آج تیری دید کی پیاسی ہیں۔ تو تو میرے اقرباء اور میری قوم کی نظروں سے بھی اوجھل ہے۔ میرے اکلوتے بھیا۔ میرے ماں جائے تو نے میرا عیش و آرام تلخ کر دیا۔ اور میری نیند مجھ سے چھین لی۔

خولہ کے پُر درد اشعار سے مسلمانوں کے سینے چھلنی ہوتے جاتے تھے۔ حضرت خالدؓ خولہ کی یہ دیوانگی دیکھ کر بے قرار ہو گئے۔ اور ضرار کا کھوج نکالنے کے لئے پریشان نظر آنے لگے۔

جب لڑائی ذرا تھمی۔ اور رومی اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو بعض ان میں سے مجاہدین اسلام کے جان سوز حملوں سے گھبرا کر بھاگنے کے لئے تیار ہو گئے۔ مگر وردان نے ان کو قتل کی دھمکی دی اور ان کی جائداد وغیرہ ضبط کر لینے کا خوف دلایا۔ انہوں نے کہا۔ ہم اہلِ عرب کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔ وہ ہمیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر ڈالتے ہیں۔ ہم ان سے سخت مرعوب ہو چکے ہیں۔ "وردان" نے کہا۔ گھبراؤ مت! آج تو اچانک مڈبھیڑ ہو گئی تھی۔ کل ہم مکمل تیاری کے ساتھ ان کی خبر لیں گے۔ مجھے تو ابھی اپنے بیٹے کا بدلہ بھی ان سے لینا ہے۔ جب تک میں تمام عرب لشکر کو تہ تیغ نہیں کر لونگا۔ چین نہ آئے گا۔

اس طرح بعض تو "وردان" کی دھمکی سے مرعوب ہو گئے۔ لیکن چند سواروں نے یہ دل میں ٹھان لی کہ لشکر عرب میں جا کر پناہ گزین ہو جائیں اور ان سے مال و جان کی امان چاہیں۔ چنانچہ وہ کسی بہانے سے اپنے لشکر سے نکل کر اسلامی کیمپ میں جا پہنچے۔ مسلمان پہرہ داروں نے ان کو دیکھ کر اپنی تلواریں سونت لیں۔ لیکن رومی سواروں نے ہتھیار ڈال دیئے۔

مسلمان پہرہ دار: تم کون ہو اور کیا چاہتے ہو۔

رومی سوار: ہم رومی لشکر سے بھاگ کر آئے ہیں۔ اور امان چاہتے ہیں۔ ہم کو اپنے سردار کے پاس لے چلو۔

جب مسلمان پہرہ دار ان کو حضرت خالدؓ کے پاس لے کر پہنچے تو وہ بے ساختہ پکار اٹھے۔ "ہمیں امان دیجئے۔ اور اپنی حفاظت میں لے لیجئے۔"

سپہ سالارِ اسلام: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

رومی سوار: ہم "حمص" کے رہنے والے ہیں۔ جہاں کا حاکم "وردان" ہے۔

سپہ سالارِ اسلام: جب ہم تمہارے شہر پہنچیں گے تو پھر تم سے صلح کی بات چیت ہو گی۔ ابھی تم [illegible] ہماری نظر بندی میں رہو۔ لیکن یہ تو بتاؤ۔ آج ہمارا ایک بہادر سوار رومیوں نے گرفتار کر لیا تھا۔ ان کے ساتھ انہوں نے کیا سلوک کیا۔

رومی سوار: (مستفسرانہ لہجہ میں) کیا وہ سوار جس نے

"وردان" کے بیٹے کو قتل کیا تھا؟

سپہ سالار اسلام :- ہاں ہاں وہی بہادر ضرارؓ!

رومی سوار :- جب وہ گرفتار ہوا تھا تو "وردان" نے اس کو ایک دستہ سواروں کے ہمراہ بادشاہ روم کے پاس بھیج دیا تھا تاکہ وہ اپنی شجاعت اور بہادری کا بادشاہ کے سامنے اظہار کرے۔

یہ سنتے ہی حضرت خالدؓ نے "رافع بن عمیرہؓ" کو کہا کہ تم ابھی ایک سو سوار لیکر ہوا ہو جاؤ۔ اور ضرار کو چھڑا لاؤ۔ رومی اونٹوں پر سوار ہیں۔ تم ابھی ان کو راستہ میں ہی پکڑ لوگے۔ خولہ فرطِ جوش میں پکار اٹھیں۔ سپہ سالار محترم مجھے بھی اجازت دیجئے کہ میں ان کے ہمراہ جاؤں۔ اور اپنے بھائی کو چھڑانے میں ان کو مدد دوں۔ حضرت خالد نے خولہ کی درخواست کو منظور فرما لیا۔ اور اجازت دیدی۔ رافع کو بہت جلد جانے کی تاکید کی کہ تا وہ دور نہ نکل جائیں جب رافع بن عمیرہ تین میل کا فاصلہ طے کر چکے تو انہیں نشتر سوار دکھائی دیئے۔ ضرار اس وقت نہایت رقت آمیز لہجہ میں یہ اشعار پڑھ رہے تھے:۔

الا مبلغًا قومی وخولة اننی
اسیرٌ موثق الید بالقید
وحولی علوج الشّام من کل کافرٍ
وما منهم الّا محصن بالشد
فیا قلب مت غمًّا وحزنًا وحسرتًا
ویا دمع جودی بفیضٍ علی خد
اتری ان اری اهلی وخولة مرة
واذکر مالنا علیه من العهد

یعنی اے خبر لے جانے والے میری قوم کو اور خولہ کو بتا دے کہ میں قید میں بے حد کس مپرسی کی حالت میں جکڑا پڑا ہوں۔ میرے گرد شامی کافر زرہوں میں ملبوس کیل کانٹے سے لیس موجود ہیں۔ پس اے دل آفرین ہے تجھ پر کہ تو اس قدر بے پناہ غم و الم کے باوجود اتنی حسرت برداشت کر رہا ہے۔ اے آنسو جوانمردی دکھا اور کھل کر میرے رخساروں پر جاری ہو جا۔ کیا تو چاہتا ہے کہ میں ایک بار پھر اپنے اقرباء اور خولہ کو دیکھ لوں اور اپنا دکھڑا سناؤں"۔

خولہ نے جب یہ اشعار سنے تو بے قرار ہو کر پکار اٹھی۔ میرے پیارے بھیّا! میں آ گئی۔ یہ کہکر اللہ اکبر کا نعرہ لگایا اور مجاہدوں کے ہمراہ رومیوں پر زخمی شیرنی کی طرح جھپٹی۔ ایک ایک مجاہد نے ایک ایک رومی کو تاکا۔ اور سب کو وہیں ڈھیر کر دیا۔ پھر ضرار کی مشکیں کھولیں۔ جن کو ایک اونٹ پر لادا ہوا تھا۔ ضرار خولہ کو دیکھکر فرطِ مسرّت سے چلّا اٹھے۔ اور خولہ اپنے محبوب اور بہادر بھائی کو پا کر خدائے عزّ و جل کے سامنے سجدات شکر بجا لائی اور پھر تمام مجاہدین سمیت خوش و خرم حضرت خالدؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے ؛

(بقیّہ صفحہ ۲۲)

اگر نہیں تو کیوں نہیں۔ یہ تحریک نہایت مفید اور اخلاق کو بلند کرنے والی۔ محنت کی عادت ڈالنے والی۔ دوسروں کی محتاجی سے بچانے والی تھی۔ مجالس اپنے ہاں اس کے مواقع پیدا کریں۔ اس تحریک کو زندہ کریں۔ دیہاتی مجالس کے لئے تو بہت زیادہ اور مسلسل کام ہے۔ بشرطیکہ وہ اسے کریں۔ اس کی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں جن میں سے بعض کا ذکر کتاب "خدام الاحمدیہ کی ذمہ واریاں" میں شعبہ وقار عمل کے تحت کر دیا گیا ہے۔ مجالس موقعہ کے لحاظ سے خود کام بنا سکتی ہیں۔ ضرورت صرف ایک تنظیم اور ایک پروگرام اور ایک سکیم کے ماتحت کام کرنے کی ہے۔ اگر اس طرف توجہ دی جائے اور کوشش کی جائے تو ہمارا مستقبل ہمارے ماضی سے بھی زیادہ شاندار بن سکتا ہے ؛

خدام الاحمدیہ ـــــ اور ـــــ تبلیغ

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تقریر بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۹۴۵ء سے شعبہ تبلیغ کے بارہ میں ایک نہایت ضروری اقتباس اراکین خدام الاحمدیہ کی یاد دہانی کے لئے پیش کیا جاتا ہے۔ دفتر مرکزیہ نے اس بارہ میں کام شروع کیا تھا مگر بیرونی مجالس نے کماحقہٗ تعاون نہیں کیا جس کی وجہ سے یہ کام مکمل نہیں ہو سکا۔

حضور فرماتے ہیں:-

"اسی طرح خدام الاحمدیہ کے تبلیغی سیکرٹری مقرر کئے جائیں۔ ان کا کام یہ ہو کہ وہ خدام کو تبلیغ کی طرف متوجہ کریں۔ اور انہیں تحریک کریں کہ وہ تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ وقت دیا کریں۔ مگر تبلیغ اس طرح نہ کی جائے جس طرح آجکل کی جاتی ہے بلکہ تبلیغ کرنے والے سے دریافت کیا جائے۔ کہ وہ رشتہ داروں میں تبلیغ کرنا چاہتا ہے یا دوسرے لوگوں میں۔ اگر وہ رشتہ داروں میں کرنا چاہے۔ تو اسے اسکے مناسب حال معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ اگر غیروں میں کرنا چاہتا ہے تو معلوم کرنا چاہیئے کہ ہندوؤں کو تبلیغ کرنے کا شوق رکھتا ہے یا سکھوں کو تبلیغ کرنے کا شوق رکھتا ہے۔ یا یہودیوں کو تبلیغ کرنے کا شوق رکھتا ہے یا عیسائیوں میں تبلیغ کرنے کا شوق رکھتا ہے۔ پھر جس مذہب سے اسے دلچسپی ہو۔ اس کے متعلق اسکی تیاری کا انتظام کیا جائے اور وہ انتظام اس طرح ہو سکتا ہے کہ کچھ لوگ جو مختلف مذاہب کے متعلق وسیع معلومات رکھتے ہوں وہ ان مذاہب کے متعلق لیکچر دیں۔ اور خدام کو دلائل وغیرہ نوٹ کروا دیئے جائیں۔ مثلاً ختم نبوت۔ وفات مسیحؑ۔ قرآن مجید کا تحریف سے پاک ہونا۔ ناسخ و منسوخ آیات کے متعلق بحث۔ الہام کی ضرورت۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی الہام کا سلسلہ جاری ہے۔ یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کس قسم کی نبوت جاری ہے۔ اس قسم کے سوالات کے جوابات نوٹ کرا دیئے جائیں۔ پھر جو نوجوان تبلیغ کے لئے جائیں اور جو اعتراضات ان پر ہوں۔ وہ ایک رجسٹر میں درج کئے جائیں۔ اور جو خادم باہر سے آئے۔ وہ تمام اعتراضات جو اس پر تبلیغ کے دوران میں ہوئے ہوں لکھکر یا لکھوا کر محلہ کے سیکرٹری کو دیدے۔ جو اسے رجسٹر میں درج کر دے۔ اور تبلیغ کے دوران میں اگر کوئی گنوار سے گنوار شخص بھی کوئی اعتراض کرے تو اس کے اعتراض کو اہم تسلیم کرتے ہوئے اس کا جواب دیا جائے۔ اسے یہ کہکر خاموش کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ کہ یہ تو جاہلوں اور بیوقوفوں کا سوال ہے حقیقت یہ ہے کہ مسیح پر ہمیشہ اعتراض ہوتے ہیں۔ اور سب کے سب خواہ بظاہر معقول نظر آتے ہوں۔ بیوقوفی پر ہی مبنی ہوتے ہیں۔ قرآن کریم پر لوگوں نے جو اعتراض کئے۔ اور جن کا اس نے جواب دیا ہے۔ کیا وہ معقول تھے؟ اگر وہ معقول تھے تو پھر ان کا جواب دینے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک سائیں بھنگ پیا کرتا تھا اور اسے بھنگ پینے کی وجہ سے اکثر قبض رہتی تھی۔ حضرت خلیفہ اول (رضی اللہ عنہ) اسے شربت بنفشہ اور عرق بادیان دیتے تھے۔ چونکہ شربت میٹھا ہوتا ہے اس لئے وہ ہر روز آجاتا۔ کسی نے اس سے پوچھا۔ کہ تمہیں ہر روز ہی قبض رہتی ہے۔ کہنے لگا میٹھا شربت مل جاتا ہے اس لئے ہر روز آجاتا ہوں۔ ایک دن اس سے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ سائیں کوئی نماز روزہ

بھی کرتے ہو یا نہیں۔ وہ کہنے لگا۔ میں ایسی نماز نہیں پڑھتا۔ جیسی آپ پڑھتے ہیں۔ یہ بھی کوئی نماز ہے۔ کہ اپنے محبوب کے دربار میں گئے۔ اور آدھ گھنٹہ کے بعد پیٹھ پھیر کر بھاگ آئے۔ ہم نے ایسی نماز کی نیت باندھی ہے کہ اگلے جہان میں جل کر السلام علیکم کہیں گے۔ کسی جاہل نے اسے یہ بتا دیا تھا کہ خدا تعالیٰ کا خیال ایک مستقل نماز ہے۔ جو کبھی نہیں ٹوٹتی۔ اور وہ اسی خیال کو پکڑ کر بیٹھ گیا اس قسم کے شبہات اور وساوس لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور کئی نادان ان پر کاربند بھی ہو جاتے ہیں جب تک ان کو دلائل کے ساتھ رد نہ کیا جائے اس وقت تک ایسے لوگ ہدایت کس طرح پا سکتے ہیں۔ یہ "ہم" یہ احمقانہ خیال ہے" کہکر اپنی ذمہ داری سے بری نہیں ہو جاتے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ ہر محلہ یا شہر میں ایسے رجسٹر موجود ہوں اور ہر تبلیغ کرنے والے پر جو اعتراضات مخالفین کی طرف سے ہوں۔ وہ اس رجسٹر میں لکھے جائیں۔ اگر خود لکھا پڑھا نہ ہو تو سیکرٹری کو لکھا دے دو تین ماہ بعد وہ اعتراضات مرکز میں آجائیں۔ مرکز والے ان اعتراضوں کے جوابات شائع کریں۔ ان جوابات میں ہزاروں ہزار آدمیوں کے سوالوں کے جواب آجائیں گے۔ اور جن لوگوں کے دلوں میں ایسے خیالات ہوں گے۔ وہ ان جوابات کو پڑھکر ایسے خیالات کو ترک کر دینگے۔ اور اس طرح ہر مضمون کے متعلق پاکٹ بکیں بن جائیں گی۔ اور تبلیغ کرنے والوں کو تبلیغ میں بہت آسانی ہو گی اور اس کا یہ فائدہ بھی ہو گا۔ کہ سال دو سال میں لوگوں کے معتدبہ حصہ کے مرضوں کی تشخیص ہو جائے گی۔ اور اس بات کا علم ہوتا رہیگا کہ آجکل دشمن کس پہلو سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔

عقلمندوں کے سوالوں کا جواب دینا زیادہ آسان ہوتا ہے بہ نسبت جاہلوں کے سوالوں کے۔ جاہل آدمی طریقت اور شریعت کی الجھنوں میں پھنسے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ مولوی شریعت کے متعلق جو سوال ہوں ان کا جواب تو دے سکتے ہیں لیکن ہم طریقت کے پابند ہیں۔ پس ایسے لوگوں کے سوالوں کو اس نگاہ سے دیکھا جائے۔ کہ ہم نے ان کا بھی علاج کرنا ہے۔ تمام دنیا کے لوگ ارسطو اور افلاطون نہیں ہو سکتے۔ دنیا میں ہر قسم کے لوگوں کا پایا جانا ضروری ہے پس جس علم کا کوئی شخص مالک ہو اس کے مطابق اس سے گفتگو کرنی پڑے گی۔ چونکہ ہم نے ہر مرض کا علاج کرنا ہے اور شیطان کے پیدا کردہ وساوس اور شبہات کو دور کرنا ہے اسلئے ہمارا فرض ہے کہ ہم ہر ایک سوال کا جواب مدلل طور پر دیں یہ طریقہ جو میں نے بیان کیا ہے میرے نزدیک تبلیغی لحاظ سے بہت مفید ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انجمن دیانتداری سے ان سوالوں کو جمع کرے۔ تو ایک سال کے جمع شدہ سوالوں کے جواب میں دس پندرہ ضخیم کتابیں بن سکتی ہیں۔

پس جس قدر اعتراضات ہوتے ہیں سب ہی غیر معقول ہوتے ہیں۔ صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ بعض اس شکل میں پیش کئے جاتے ہیں کہ بہت سے لوگ ان سے دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ اور بعض اس شکل میں پیش ہوتے ہیں کہ بہت کم لوگ ان سے دھوکہ کھا سکتے ہیں۔ پس جب قرآن کریم بھی غیر معقول اعتراضوں کا جواب دیتا ہے۔ تو ہماری کیا ہستی ہے کہ ہم کہیں کہ ہم پر مدلل اور معقول اعتراض کئے جائیں تو ہم جواب دیں گے ورنہ نہیں۔

پس اس بات کا خیال نہ کیا جائے کہ یہ سوال مدلل ہے اور یہ سوال غیر مدلل ہے"!

خاکسار

شبیر احمد مہتمم تبلیغ

خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

سید عبدالباسط صاحب نائب معتمد

بعض تاریخی واقعات ـــــ وقارِ عمل

اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ سے متعلق بعض امور کا ذکر خالد کی پہلی دو اشاعتوں میں آچکا ہے۔ آئندہ اس عنوان کے تحت مختلف شعبہ جات کے متعلق حضور کی ان ہدایات کا ذکر آئیگا جو حضور نے اپنے خطبات کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کو عطا فرمائیں۔ ان کا اعادہ محض اس وجہ سے کیا جا رہا ہے کہ بہت نئے خدام مجلس میں شامل ہوئے ہیں وہ پہلے اطفال میں شامل تھے۔ اور ان کے سامنے یہ ہدایات نہ تھیں۔ اسی طرح اس وقت کے گذرنے کے ساتھ کئی باتیں ذہن سے اتر جاتی ہیں ان کی یاددہانی بھی کرانی ضروری ہوتی ہے۔ مجالس دیکھیں کہ کیا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات کے ماتحت ہم عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں کر رہے تو اس کوتاہی کو جلد تر دور کرنے کی فکر کریں۔

اس وقت میں صرف شعبہ وقار عمل کے متعلق کچھ عرض کروں گا۔ اس بارہ میں حضور کی بعض ہدایات حسب ذیل ہیں:-

۱۔ "انہیں (خدام الاحمدیہ کو) اپنے کام کے پروگرام وضع کرنے چاہئیں۔ مثلاً ہاتھ سے کام کرنیکی عادت ہے۔ اس بارہ میں یونہی بغیر پروگرام کے اِدھر اُدھر کام کرتے پھرنے کی بجائے اگر وہ کسی ایک سڑک کو لے لیں اور اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کرلیں کہ انہوں نے اس سڑک پر بھرتی ڈال کر اسے ہموار کرنا اور اس کے گڑھوں کو پُر کرنا ہے۔ یا اسی طرح کوئی اور کام اپنے ذمہ لے لیں اور اسے وقت معیّن کے اندر مکمل کریں تو یہ بہت عمدہ نتیجہ پیدا کرے گا"۔

۲۔ "پس پہلی ہدایت تو یہ ہے کہ کوئی ایک کام شروع کیا جائے۔ تو اسے ایسا مکمل کیا جائے کہ کوئی انجینئر بھی اس میں نقص نہ نکال سکے"۔

۳۔ "پس خدام الاحمدیہ کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا صرف اپنے تک ہی محدود نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ ..... ساری جماعت کو مشمولیت کا موقعہ دینا چاہیئے"۔ (الفضل ۱۷؍فروری ۳۹ء)

۴۔ "ہاتھ سے کام کرنے کو جب میں کہتا ہوں تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ تمام کام جن کو دنیا میں عام طور پر بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ان کو بھی کرنے کی عادت ڈالی جائے مثلاً مٹی ڈھونا یا ٹوکری اٹھانا ہے کہی چلانا ہے"۔

۵۔ وہ یہ دیکھیں کہ لوگ گلیوں میں گند نہ پھینکیں اگر کوئی پھینکے تو سب مل کر اسے اٹھائیں تھوڑی سی محنت سے صفائی کی حالت اچھی ہوسکتی ہے گاؤں میں رہنے والے احمدیوں کو بھی صفائی کی طرف خاص توجہ چاہیئے"۔

۶۔ "بہرحال کسی جماعت کا یہ خیال کرنا کہ اس کے بعض افراد گندے ہیں اور بعض اچھے ہیں ایسا ذلیل خیال ہے کہ اس سے زیادہ ذلیل اور نہیں ہوسکتا۔ اگر واقعی کسی کے اندر گند ہے۔ تو اسکی اصلاح کرنی چاہیئے۔ لیکن اگر وہ اچھے ہیں تو ان سے نفرت کرنا اپنے اوپر اور اپنی قوم پر ظلم ہے۔ چونکہ اپنے اپنے طور پر ہاتھ سے کام کرنے کی نگرانی نہیں ہوسکتی۔ اس لئے میں نے تحریک کی تھی کہ قومی طور پر یہ کام کیا جائے۔

اور سڑکیں بنائی اور نالیاں درست کی جائیں۔ تا نگرانی ہو سکے۔ اور دوسروں کو بھی تحریک ہو اسکے سوا بھی اس میں کئی فائدے ہیں مثلاً جس قوم میں یہ عادت پیدا ہو جائے اسکی اقتصادی حالت اچھی ہو جائے گی اس سے سوال کی عادت دور ہو جائے گی۔ اس کے افراد میں سستی نہیں پیدا ہوگی پھر جن لوگوں کی اقتصادی حالت اچھی ہو گی۔ وہ چندے بھی زیادہ دے سکیں گے۔ بچوں کو تعلیم دلا سکیں گے اور اس طرح انکی اخلاقی حالت درست ہو گی۔ تو اس کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں مگر سب سے اہم امر یہ ہے کہ اس سے مذہب کو تقویت ہوتی ہے۔ اور دنیا سے غلامی مٹتی ہے۔ جب تک دنیا میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں۔ وہ کوشش کریں گے کہ ایسے لوگ دنیا میں موجود رہیں جو ان کی خدمت کرتے رہیں اور دنیا ترقی نہ کرے"۔ (۱۷ مارچ ۱۹۳۹ء)

حضور کی ان ہدایات کے پیش نظر مجلس مرکزیہ نے ابتدائی دو سالوں میں اس تحریک پر خاص زور دیا۔ مجالس اپنے طور پر نصف گھنٹہ روزانہ کام کرتی رہیں۔ مرکز میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے زیر ارشاد مجلس مرکزیہ نے ہر دو مہینہ کے بعد ایک دن یعنی سال میں چھ دفعہ تمام احمدی احباب قادیان کے لئے اجتماعی یوم عمل منانے کا انتظام کیا جس کے لئے ہر دفعہ جملہ انتظامات کئے جاتے رہے۔ یوم عمل سے قبل مقام عمل کا انتخاب ایک لمبا مرحلہ ہوتا جس کے لئے انجینئر اور اوورسیر احباب کو کئی دفعہ موقعہ پر تشریف لانے کی تکلیف دی جاتی۔ مجلس اس بارہ میں محترم شیخ رحمت اللہ صاحب اور بابو اکبر علی صاحب مرحوم کے علاوہ دوسرے اوورسیر صاحبان کے تعاون کو کبھی فراموش نہیں کر سکتی۔ جنکی پیہم محنت شاقہ کے بعد مجلس اس قابل ہوتی رہی کہ احباب قادیان کو اس روحانی مائدہ کی طرف دعوت دے سکے۔

مقام عمل کی سروے کرنے کے بعد الفضل کے علاوہ پوسٹروں اور پمفلٹوں کے ذریعہ پراپیگنڈا کیا جاتا۔ مکمل پروگرام اور نقشہ تقسیم انتظام شائع کیا جاتا۔ قادیان کے تمام احباب کا شمار کر کے انہیں دس دس کے گروپوں میں تقسیم کیا جاتا۔ حاضری لی جاتی۔ فسٹ ایڈ و حفاظت سامان اور پانی پلانے کا انتظام کیا جاتا۔

مجلس کے قیام کے دوسرے سال یعنی ۱۹۳۹ء میں جو وقار عمل ہوئے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۔ ۳۰ مارچ ۱۹۳۹ء۔ سڑک مابین دار الرحمت و دار العلوم۔ ۲۵۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔

۲۔ ۲۵ مئی ۱۹۳۹ء۔ سڑک مابین دار الرحمت و دار العلوم۔ ۱۵۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔

۳۔ ۲۷ جولائی ۱۹۳۹ء۔ شمال مشرقی سڑک ریتی چھلہ ۷۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔ ایک لمبی نالی اوسطاً چار فٹ چوڑی بنائی گئی۔

۴۔ ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء۔ سڑک مابین دار الرحمت و دار العلوم ۱۴۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی۔

۵۔ ۲۹ نومبر ۱۹۳۹ء۔ سڑک از ریتی چھلہ تا بھینی۔ نصف میل لمبی سڑک درست کی گئی۔

۶۔ ۲۵ جنوری ۱۹۴۰ء۔ سڑک متصل ستارہ ہوزری ورکس۔ ۷۰۰۰ مکعب فٹ مٹی ڈالی گئی؛

اس میں علی الترتیب کام کی مقدار بظاہر کم نظر آتی ہے۔ مگر بالحقیقت اس کی وجہ یہ ہے کہ قریباً ہر دفعہ پہلے سے مشکل تر کام لیا گیا۔ یعنی ایسا کام لیا جاتا رہا۔ جس میں مٹی دور سے لانی پڑتی۔ اس لئے بعض دفعہ اتنی لمبی ہو جاتی کہ مٹی مقدار کے لحاظ سے کم ڈالی جاتی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جنوری ۱۹۳۹ء میں فرمایا تھا کہ اگر خدام الاحمدیہ ہر دو مہینہ کے بعد ایک دن مقرر کریں اور قادیان کے احباب سے کام لیں تو ایک سال میں قریباً ایک ہزار روپے کا کام ہو جائیگا۔ خدام الاحمدیہ کے ساتھ ملکر کام کرنے والے اوورسیر حضرات کا اندازہ ہے کہ بفضلہ تعالیٰ ہم پہلے پانچ ایام وقار عمل میں ہی اس سے زائد قیمت کا کام کر چکے تھے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس طرح کے اجتماعات جماعت کی عام اخلاقی حالت کے لئے بھی ایسی روحانی مشق پیدا کرتے ہیں جن سے جماعت کا کیریکٹر بلند ہوتا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب اپنی کتاب "سلسلہ احمدیہ" صفحہ ۴۲۵ میں اس مجمع کا مختصر سا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"وقار عمل کے شعبہ ...... کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح کی ہدایت یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ ہر دوسرے مہینہ ایک دن ایسا منایا کریں جس میں قادیان کے سارے احمدی مرد (بچے جوان اور بوڑھے) بلا امتیاز حیثیت اکٹھے ہو کر کسی قسم کے رفاہِ عام کے کام میں اپنے ہاتھ سے مزدوروں کی طرح کام کیا کریں۔ اور اس وقت ہر غریب و امیر اور افسر و ماتحت اور نوکر و آقا اور خورد و کلاں اپنے سارے امتیازات کو ایک طرف رکھکر مزدور کے لباس میں حاضر ہو جایا کرے۔ چنانچہ یہ دن باقاعدہ منایا جاتا ہے۔ اور اس دن کا نظارہ بہت ہی روح پرور ہوتا ہے۔ کیونکہ سب لوگ بلا امتیاز اور بلا تفریق ایک ہی کام میں ہاتھ ڈالکر اسلامی مساوات کی روح کو زندہ کرتے ہیں۔ اگر آقا کے ہاتھ میں ٹوکری ہوتی ہے تو نوکر کسّی سے مٹی کھودتا ہے۔ اگر آقا مٹی کھودتا ہے تو نوکر ٹوکری اٹھاتا پھرتا ہے۔ اور امیر و غریب اور افسر و ماتحت سب مٹی کے اندر لت پت نظر آتے ہیں۔ یہ سلسلہ کئی گھنٹے تک جاری رہتا ہے اور پھر اس عمل محبت کو روحانیت کا خمیر دینے کے لئے ایک گھنٹی بجتی ہے اور سب لوگ کام سے ہاتھ کھینچکر خدا کے دربار میں دعا کے لئے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور یہاں پھر وہی محتاج و غنی کی مساوات اپنا رنگ دکھاتی ہے۔

یہ سلسلہ کئی لحاظ سے بہت مفید ثابت ہو رہا ہے اول اس طرح ہر شخص کو ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پیدا ہوتی ہے اور مغرور انسان اس مکروہ جذبہ سے رہائی پاتا ہے۔ کہ بعض کام میری شان سے نیچے ہیں۔ دوم آپس میں اخوت و مساوات اور اختلاط کی روح ترقی کرتی ہے۔ اور سوسائٹی کے مختلف طبقات میں کئی قسم کی ناگوار خلیج حائل ہونے نہیں پاتی۔ سوم بعض مفید قومی یا شہری کام آنریری طریق پر بغیر خرچ کے سرانجام پاتے ہیں اور پھر جب خود حضرت خلیفۃ المسیح اس مبارک تقریب میں شریک ہو جاتے ہیں اور گرد و غبار سے ڈھکے ہوئے ادھر ادھر ٹوکری اٹھائے پھرتے نظر آتے ہیں تو پھر یہ وقار عمل کا سبق دنیا کے سارے سبقوں سے زیادہ گہرا اور زیادہ دیرپا نقش پیدا کر دیتا ہے۔"

ان امور کا ذکر کرنے سے میرا یہ مطلب نہیں کہ ہمارا ماضی کس قدر شاندار تھا اور پھر ہم اس پر فخر کریں بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ مجالس غور کریں۔ کہ وقار عمل کی تحریک خدام الاحمدیہ میں کیوں جاری کی گئی۔ اس پر عمل کرنے سے ہم نے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔ کیا اب بھی ہم اس پر عمل کر رہے ہیں؟

جنابِ حسن رُہتاسی مرحوم

جوہرِ خاکی

وُہی ہے جوہرِ خاکی کہ جس میں خاکساری ہو
تواضع۔ حلم و شفقت۔ انکساری بُردباری ہو

کسی محفل کا ممبر ہو کہ صدرِ چار یاری ہو
کوئی صوفی ہو مفتی ہو کوئی حافظ ہو قاری ہو

ریاضت۔ زہد و تقوے اور آئینِ شجاعت میں
اُویسی۔ بایزیدی۔ بُوذری ہو ذوالفقاری ہو

گرفتارِ بلا کو دیکھتے ہی یوں پگھل جائے
کہ دل میں درد اشک آنکھوں میں لب پہ وبری ساری ہو

محبّت لازمی ہو اور عداوت اختیاری ہو
غرض ہر نقل و حرکت ہر ادا اس کی پیاری ہو

"کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قربان ہے"
اگرچہ جُبّہ و دستار و پیراہن سے عاری ہو

حسنؔ جس میں نہ ہوں یہ خوبیاں فطرت کا دشمن ہے
سمرقندی ہو تاتاری ہو بلخی یا بخاری ہو

(از کلام حسن رہتاسی)

"پرانی یادیں"

مدت ہوئی تقسیم سے پہلے کی بات ہے۔ کہ قادیان کے مضافات میں سنی اور احمدی حضرات کے درمیان حیات و ممات حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام پر مناظرہ ہوا۔ جلسہ کا حکم فریقین نے ایک سکھ سردار کو تسلیم کر لیا۔ یہ سردار صاحب اسی علاقہ کے ایک معزز زمیندار باشندہ تھے۔ یہ معرکہ تین دن کے لئے تجویز کیا گیا تھا۔ دوسرے روز سنی اکابرین نے دیکھا کہ سردار جی حضرت مسیح علیہ السلام کی موت پر تسلیم خم کرتے ہیں اور احمدی مناظر کی باتیں ان پر کیف و وجد کی سی حالت طاری کر رہی ہیں۔ ان کو فکر دامنگیر ہوئی کہ ایسا نہ ہو۔ کہ سردار جی فیصلہ ہمارے برخلاف دیدیں اور ہمیں شکست ہو جائے انہوں نے دوسرے دن اجلاس کے خاتمہ پر سردار جی کو پیغام دیا کہ سردار جی! مرزائی تو گھر چلے جائیں گے۔ اور ہمارے اور آپ کے درمیان معنت کا سر پھٹول ہوگا۔ ذرا عقل اور تدبر سے کام لیکر فیصلہ دینا۔ احمدی مناظر کو بھی یہ خبر کسی نے پہنچا دی صبح تیسرے روز جب میدان مبحث گرم ہوا۔ تو احمدی مناظر نے کہا مسلمانو! اب تک میں نے وفات مسیح علیہ السلام کے متعلق جو کچھ کہا ہے۔ وہ قرآن پاک اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت تھا۔ اب ایک ولی اللہ کا کلام سن لو۔ جو شہادت دیتا ہے کہ جو پیدا ہوا وہ موت سے باہر نہیں۔ یہ ولی اللہ حضرت بابا نانک تھے۔ پھر چند ایک شبد پڑھے اور اپنے مفید مطلب باتیں کیں۔

سکھ سردار جو صدر بن کو بیٹھے ہوئے تھے۔ سنکر تلملا اٹھے کہ کس کمبختی میں جان آئی ہے۔ اگر سنیوں کے خلاف فیصلہ دوں تو ہمسایہ زمیندار ہیں کسی نہ کسی بہانے لڑائی مول لیں گے۔ اور اگر احمدیوں کے خلاف منہ کھولوں تو گویا بابا نانک صاحب اور گرنتھ صاحب کو جھٹلاؤں۔ اسی سوچ میں تھے کہ فیصلہ کا وقت آگیا۔ اٹھے اور کہنے لگے:۔

"سجنو! جے مریم دا پت عیسٰے جیوندا بھی سی۔ تے ایس ترے دن دی کھچ تروہ نال بس اوہدا کم ہوگیا ہے"

یعنی دوستو! مسیح ابن مریم علیہ السلام اگر زندہ بھی تھا۔ تو ان تین دنوں کی کھینچا تانی میں اس کا کام تمام ہو گیا ہے۔

(ابن نیاز فاروقی)

قائدین کرام توجہ فرمائیں

اچھے کھلاڑیوں کی فہرستیں بھجوائیں

مجلس عاملہ مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تمام بہترین احمدی کھلاڑیوں کا مرکز میں ریکارڈ رکھا جائے۔ لہذا تمام قائدین صاحبان اس اعلان کی اشاعت سے دس دن تک ایسے تمام بہترین کھلاڑیوں کے کوائف مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں جو مر دجہ انفرادی اور اجتماعی کھیلوں کے مقابلہ جات میں حصہ لینے کے قابل ہوں یا حصہ لیتے ہوں ان کی حاصل کردہ پوزیشن کی تفصیلات بھی ساتھ دی جائیں۔ والسلام

خاکسار محمد رفیق
قائم مقام مہتمم ذہانت و صحت جسمانی

پاکستان کے متعلق نیویارک ٹائمز کی ایک غلطی

امریکن کانسل جنرل (لاہور) کی طرف سے اظہارِ افسوس اور اسکی تردید

پچھلے دنوں امریکہ کے ایک مشہور اخبار "نیویارک ٹائمز" کی اشاعت مورخہ ۵-۱۱-۵۲ کے صفحہ ۴ پر چار نقشے شائع ہوئے۔ جو امریکہ کی مشرقِ بعید کے متعلق پالیسی کا اظہار کر رہے تھے۔ ان میں سے آخری نقشہ پر پاکستان کی حدود معدوم تھیں جس سے پاکستان کے متعلق امریکہ کی پالیسی کے بارہ میں پاکستانیوں اور غیر پاکستانیوں کو کئی قسم کے شبہات پیدا ہو سکتے تھے۔ درحقیقت یہ طباعت ہی کی غلطی تھی۔ تاہم ضروری تھا کہ اس سلسلے میں امریکن گورنمنٹ کو توجہ دلائی جاتی۔ اور اس کی اصلاح کرائی جاتی۔ اس سلسلہ میں جناب چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک خط کے ذریعہ امریکن کانسل جنرل لاہور کو توجہ دلائی۔ چنانچہ امریکن کانسل جنرل کی طرف سے معذرت کا خط موصول ہوا۔ اور لکھا کہ انہوں نے اخبار کے مدیر کو اس بہت بڑی غلطی سے مطلع کر دیا ہے۔ ان دونوں خطوط کا ترجمہ ہم ذیل میں اپنے احباب کی آگاہی کے لئے درج کر رہے ہیں۔ ——————— (ادارہ)

ترجمہ چٹھی مورخہ ۱۲-۱۲-۵۲ از طرف چوہدری شبیر احمد بی اے مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ۔

بخدمت کانسل جنرل (امریکہ) لاہور

امریکن اخبار نیویارک ٹائمز مورخہ ۵-۱۱-۵۲ کے صفحہ ۴ پر درج شدہ چار نقشے ہر ایک پاکستانی کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ ان سے امریکہ کی مشرقِ بعید کی پالیسی کے متعلق بہت غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ بظاہر یہ طباعت کی غلطی معلوم ہوتی ہے کہ چوتھے نقشے بعنوان "آجکل" میں پاکستان کی حدود معدوم کر دی گئی ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ امریکن گورنمنٹ کبھی بھی ایسی پالیسی کی حمایت نہیں کر سکتی جس کا مقصد پاکستان کی تباہی ہو لیکن چونکہ اخبار مذکور کی یہ غلطی معمولی نوعیت کی نہیں اسلئے ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستانی عوام کی تسلی کے لئے امریکن گورنمنٹ اس کی تردید کرے۔ لہذا میں اس معاملہ کو آپ کے ذریعہ امریکن گورنمنٹ سے طے کرانے کی درخواست کرتا ہوں۔

آخر میں شکریہ ادا کرتے ہوئے میں امید رکھتا ہوں کہ آپ اپنی اولین فرصت میں مناسب جواب ارسال فرمائیں گے۔

(دستخط شبیر احمد۔ مہتمم تبلیغ)

مکتوب ۱۱-۱۲-۵۲ پبلک افیئرز آفیسر امریکن کانسلیٹ جنرل لاہور

بنام

چوہدری شبیر احمد مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

ترجمہ:- آپ کی چٹھی ۱۱-۱۲-۵۲ مع منسلکہ کاغذات موصول ہوئی۔ نیویارک ٹائمز کے سہو کی اطلاع پا کر افسوس ہوا۔

ہم نے اس غلطی سے مدیر اخبار کو مطلع کر دیا ہے۔ بدقسمتی سے اس قسم کی غلطیاں شاذ کے طور پر بہترین اخبارات میں بھی واقع ہو جاتی ہیں۔ نیویارک ٹائمز مالکہ بڑی کی

خبروں کے لئے مشہور و معروف ہے۔ لہٰذا اس کی مذکورہ غلطی یقیناً تعجب انگیز ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آپ اس معاملہ میں گورنمنٹ سے رجوع کرنے کی بجائے ہمارا اخبار مذکور کو براہِ راست متنبہ کر دینا ہی کافی خیال فرمائیں گے۔ یہ نقشہ نویس کی غلطی ہے اس ضمن میں ادارہ نے برصغیر کے متعلق کچھ تحریر نہیں کیا۔ مجھے یقین ہے کہ ہمارا اخبار کو براہِ راست غلطی کی طرف متوجہ کرانا اور آئندہ اس بارہ میں محتاط رہنے کے لئے لکھنا کافی ہوگا۔

ہمیں یہ معلوم کر کے ازحد خوشی ہوئی ہے کہ آپ امریکہ کے پریس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں اور ہم آپ کی چٹھی کے لئے ممنون ہیں ؛

(بقیہ صفحہ ۲۷)

کی ایک نمائش ہوئی۔ جس میں ہمارے مبلغ سے بھی لٹریچر رکھنے کی درخواست کی گئی۔ چنانچہ میاں صاحب نے کتب مہیا کیں۔ جن میں تفسیر القرآن انگریزی بھی شامل تھی جو لوگوں کے لئے جاذبِ نظر ثابت ہوئی۔

مشرقی جاوا میں مکرم مولوی محمد زہدی صاحب نے ایک لمبا دورہ فرمایا۔ اور تقاریر اور ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ اور تربیت کے فرائض سرانجام دیئے۔ ایک خاص جلسہ بھی کیا گیا جس میں آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اسی علاقہ میں ایک مسجد کی تعمیر کی بھی تیاری ہو رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان کوششوں کو بارآور فرمائے۔

رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم شاہ محمد صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی تھی کہ آپ تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے ہیں۔ آپ گردہ کی تکلیف میں مبتلا ہو گئے تھے۔ اور پیشاب کے ساتھ خون آنا شروع ہو گیا۔ اور ڈاکٹروں نے انہیں حرکت کرنے سے بالکل منع کر دیا۔ ۴۰ گھنٹے بعد تک یہ خون بند نہ ہوا تاہم اللہ تعالےٰ نے فضل فرمایا۔ اور پیشاب کی رنگت ٹھیک ہو گئی۔ آپ تاسک ملایا سے باندونگ تشریف لے گئے جہاں بہتر طبی امداد مہیا ہو سکتی تھی۔ احباب ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

انڈونیشیا کی سالانہ کنونشن ۲۶-۲۷ اور ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوئی جو کہ بہت کامیاب رہی۔ سارے انڈونیشیا سے نمائندگان تشریف لائے۔ اور متعدد تقاریر ہوئیں۔ اور بہت سی تجاویز آئندہ سال کے لئے پاس کی گئیں۔

گولڈ کوسٹ میں بمقام آکرا ایکم دسمبر کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جس کی صدارت وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ نے کی۔ اسی جلسہ میں مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ہندوستانی تاجروں کے صدر مسٹر جے ڈی سدھوانی نے آنحضرت صلعم سے اظہار عقیدت کیا۔ ایک اور وزیر مسٹر اے کینزے ہیفرڈ نے تقریر فرمائی آخر میں صدر نے ایسے جلسوں کی غرض و غایت کو سراہا اور اس کے نتائج کو مفید بتایا۔ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کلام حسن رہتاسی" امسال جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر جو مطبوعات منظر عام پر آئی ہیں ان میں جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر جناب حسن رہتاسی مرحوم کے مجموعہ کلام "کلام حسن رہتاسی" کو ایک خاص مقام حاصل ہے جسے مکتبہ احمدیہ ربوہ نے $\frac{20 \times 30}{16}$ سائز پر حسن صاحب کی تصویر کے ساتھ دیدہ زیب شکل میں پیش کیا ہے۔ حسن صاحب کی شخصیت یا انکا کلام محتاج تعارف نہیں انکی اکثر منظومات مختلف اخبارات و رسائل اور کئی تقریبات پر قبولیت دوام حاصل کر چکی ہیں اور ابھی تک انکا بیشتر حصہ زبان زد خاص و عام ہے۔ اہل ذوق حضرات کی طرف سے انکے مرتب شدہ مجموعہ کلام کی ضرورت بڑی شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ الحمد للہ کہ مکتبہ احمدیہ نے اس ضرورت کو کسی حد تک پورا کر دیا ہے۔ پیش نظر مجموعہ جو ۲۰ صفحے پر مشتمل ہے حسن صاحب کے تمام کلام پر حاوی نہیں بلکہ ابھی اس کا دوسرا حصہ ۴۰۰ زیر ترتیب ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ مکتبہ احمدیہ اپنی روایتی نفاست اور حسن و خوبی کے پیش نظر نقش ثانی کو نقش اول سے بہر حال زیادہ خوبصورت حسین

(حسن محمد خان)

"زمین کے کناروں تک"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ "یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ" تیرے پاس دور دراز سے لوگ آئیں گے۔ اس نشان کو پورا ہوتے ہوئے ہم نے ایک بار پھر گزشتہ ماہ دیکھا۔ برادرم عبدالشکور کنریش ہمارے ایک اور امریکی واقفِ زندگی بھائی حصول تعلیم کی خاطر ربوہ تشریف لائے۔ آپ ہمارے پہلے سفید فام امریکی ہیں جنہوں نے دین کی خاطر زندگی وقف کی اور مرکز سلسلہ میں حصول تعلیم کی خاطر تشریف لائے ہیں۔ آپ خدمتِ دین کے جذبہ سے سرشار ہیں اور خواہش رکھتے ہیں کہ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اپنے ہم وطنوں کو اسلام کی حیات بخش تعلیم پہنچانے میں زندگی بسر کریں گے۔

عبدالوہاب بن آدم اور بشیر بن صالح سولہ اور چودہ سال کے نوجوان ہیں جو گولڈ کوسٹ سے علم دین حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ عبدالوہاب ہمارے ایک افریقی مبلغ کے صاحبزادے ہیں اور اپنے والدِ محترم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے مبلغِ اسلام بننے کی خواہش کی تکمیل کو پورا کرنے کے لئے تشریف لائے ہیں۔

بشیر بن صالح کے والد فوت ہو چکے ہیں۔ آپ کی والدہ کی شدید خواہش ہے کہ ان کا بچہ بھی علم دین کے زیور سے مزیّن ہو۔ اور آپ نے ہمارے ایک مبلغ سے جو کہ وہاں سے اپنے وطنِ مالوف واپس تشریف لا رہے تھے خواہش کی کہ ان کے بچہ کو ساتھ لے جائیے۔ تو اُسے جواب ملا۔ کہ وہاں جانے کے لئے "بہت" کرایہ لگتا ہے پوچھا "کتنا لگتا ہے"؟ تو بتایا گیا کہ "پچاس پونڈ" اور اتنی رقم بھی یہ سمجھکر بتائی گئی کہ ان کے لئے یہ رقم بہت زیادہ تھی۔ لیکن اس نیک بخت خاتون نے ہر خواہش کو اس خواہش پر قربان کر دیا اور تھوڑی ہی دیر کے بعد اپنے بچہ کا کرایہ ۵۰ پونڈ مبلغ کی جھولی میں ڈال دیا۔ اور آج بشیر بن صالح اپنی والدہ کی خواہشات کی تکمیل میں ربوہ میں علم دین حاصل کر رہا ہے۔

منصور بن انت اللہ سرزمین انڈونیشیا سے وارد ربوہ ہوئے۔ اور علم دین کے حصول کی خاطر اب جامعۃ المبشرین میں داخل ہیں۔ یہ چاروں اصحاب ۲۵ اور ۲۶ دسمبر کو ربوہ پہنچے تھے۔

مرزا محمد ادریس صاحب اور ترشی فیروز محی الدین صاحب شمالی بورنیو اور سنگاپور اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر مورخہ ۱۱ جنوری کو ربوہ سے روانہ ہوئے۔ آپ کو الوداع کہنے کے لئے بہت سے احباب ربوہ سٹیشن پر جمع تھے۔ جنہوں نے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام و احمدیت زندہ باد کے درمیان آپ کو رخصت کیا۔ ان کے بخیریت منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لئے احباب دعا فرمائیں۔

۲۴ جنوری کو مولوی غلام احمد صاحب مبشر مبلغ بلاد شام معہ اپنے اہل وعیال قریباً ڈیڑھ سال فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کے بعد ربوہ تشریف لائے۔

جزیرہ بالی جو کہ انڈونیشیا کا ایک جزیرہ ہے یہاں پر ہمارے مبلغ میاں عبدالحی صاحب کو وہاں کے ایک سابقہ راجہ سے ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔ جس سے مختلف اسلامی مسائل کے بارہ میں تبادلۂ خیالات کیا گیا۔ اسی طرح ایک بڑے افسر سے بھی ملاقات ہوئی جس میں اسلامک سٹیٹ کے نظریہ پر گفتگو ہوئی۔ اسی جزیرہ میں انگریزی لٹر

ہماری مساعی

(بابت ماہ فتح ۱۳۳۱ھ ش)

گوکھووال چک ۱۲۱ ج ب ضلع لائلپور۔ مکرم عبدالسمیع صاحب حسنی قائد مجلس لکھتے ہیں:-

چندوں کی فراہمی میں پوری کوشش کی جاتی رہی۔ چار گھروں میں سودا لاکر دیا جاتا رہا۔ پانچ بیماروں کی عیادت کی گئی۔ دو مسافروں کو کھانا کھلایا گیا۔ ایک بچے کو سائیکل پر بٹھا کر شہر پہنچایا گیا۔ چار خدام قرآن کریم ناظرہ اور ایک خادم قاعدہ یسرنا القرآن پڑھ رہے ہیں۔ لائبریری میں کتب سلسلہ کا سیٹ مکمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس غرض کے لئے انصار میں بھی چندہ کی تحریک کی گئی۔ بعد نماز فجر درس تفسیر کبیر بالالتزام جاری ہے۔ مقامات النساء سے روزانہ احادیث سنائی جاتی ہیں۔ کبھی کبھار "الفضل" سے ضروری مضامین بھی سنائے جاتے ہیں۔ ایک بار مسجد کی صفائی کی گئی۔ پانی چھڑکا گیا۔ شعبہ تبلیغ مرکزیہ سے ایک روپیہ کے ساٹھ ٹریکٹ خرید کر تقسیم کئے گئے۔ ایک دوست کو رسالہ خالد دیا گیا۔ تین اور دوستوں کو پڑھایا گیا۔ خدام انفرادی طور پر ورزش کرتے ہیں۔

چار اطفال قرآن کریم ناظرہ پڑھتے ہیں۔ ایک نے ختم کر لیا ہے۔ آٹھ اطفال قاعدہ یسرنا القرآن پڑھتے ہیں۔ نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں۔

منٹگمری شہر:- قائد مجلس ڈاکٹر عطاء الرحمن صاحب اور معتمد غلام احمد صاحب نشاط ہیں۔ ایک غریب آدمی کو طبی امداد دی گئی۔ نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے خدام کو صبح کے وقت جگانے کا بندوبست کیا گیا۔ تفسیر کبیر کا درس ہوتا ہے۔ دو خدام نے سگرٹ نوشی ترک کر دی ہے۔ اس ماہ میں دو مرتبہ وقار عمل منایا گیا۔ زیر تعمیر مسجد کے صحن سے ملبہ اٹھا کر علیحدہ رکھا گیا۔ جلسہ سالانہ پر اکثر خدام نے حفاظت کی ڈیوٹی دی۔ دو ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوئے۔ نوجوانوں کی اصلاح کے "راتخ" پر تقاریر کی گئیں۔ ایک صاحب کو کشتی نوح مطالعہ کے لئے دی گئی۔ ایک صاحب کو رسالہ خالد کے تمام پچھلے پرچے مطالعہ کے لئے دیئے گئے۔ بہت سے غیر احمدی احباب کو "الفضل" باقاعدہ طور پر مطالعہ کے لئے دیا جاتا رہا۔ ایک شکار پارٹی کا انتظام کیا گیا۔

حسن پور تحصیل کبیر والہ:- مکرم قریشی محمد اکرم صاحب خادم قائد مجلس لکھتے ہیں:-

ایک شارع عام کی گندی نالی بنائی گئی۔ مٹی ڈالکر نشیب و فراز کو درست کیا گیا۔ غیر احمدیوں کی ایک مسجد کے کنوئیں کا فرش صاف کیا گیا۔ وضو کی ٹوٹیوں کی صفائی کی گئی۔ ایک بیمار دوست کے جانوروں کو چارہ کاٹ کر ڈالا گیا۔ ایک بیمار کی عیادت کی گئی۔ ایک خادم نے دیباچہ قرآن کریم اردو خریدا ہے۔ تحریک جدید دفتر دوم کیلئے -/۱۱/۳۱ کے وعدے لئے گئے۔

نوشہرہ چھاؤنی:- مکرم بابو عبدالستار صاحب قائد مجلس اور منور احمد صاحب سلیم معتمد ہیں۔ لکھتے ہیں۔ ایک محتاج کی مالی امداد کی گئی۔ قرآن کریم، چالیس جواہر پارے، کشتی نوح اور دیباچہ قرآن کریم کا درس جاری رہا۔ تین دوستوں کو تبلیغ کی گئی۔ ایک کتاب پڑھنے کے لئے دی گئی۔ ایک غیر احمدی دوست کو "الفضل" باقاعدگی سے دیا جاتا رہا۔

احمد نگر ضلع جھنگ:- مکرم کمال یوسف صاحب قائد اور محمد اشرف صاحب ممتاز معتمد لکھتے ہیں:-

ایک نالی جس کی وجہ سے گلی میں کیچڑ ہوتا تھا صاف کی گئی۔ ایک خادم کو پڑھایا جاتا ہے۔ ایک مریض کی تیمارداری کی گئی۔ ایک مریض کو ہسپتال داخل کروایا گیا۔ تین مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ جلسہ سالانہ پر خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔

جسے افسر صاحب جلسہ سالانہ نے سراہا۔ حسب سابق نماز کے بعد درس ہوتا رہا۔ ایک خادم نے ایک مضمون لکھا۔ قریباً سب خدام الفضل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ والی بال کی ٹیم باقاعدگی سے ہوتی رہی۔

خانیوال۔ مکرم احمد الدین صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔
صبح کی نماز میں تفسیر کبیر کا درس روزانہ ہوتا ہے ۲۶ خدام میں سے صبح اور عشاء کی نماز میں ۱۴ خدام کی اوسط حاضری رہتی ہے۔ بعض غیر احمدی دوستوں سے تبادلہ خیالات کیا۔

دنیا پور ضلع ملتان:۔ مکرم شیخ محمد منیر صاحب طالب قائد مجلس لکھتے ہیں:۔
ماہ دسمبر ۵۲ء تک کا تمام چندہ خدام و اجتماع مرکز میں ادا کر دیا گیا ہے۔ چار بیوہ عورتوں کی نقدی سے مدد کی گئی۔ چار مسافروں کی جن کا زادِ راہ ختم ہو چکا تھا مالی امداد کی گئی۔ ایک خادم کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانا شروع کیا ہے تفسیر کبیر کا درس دیا جاتا تھا۔ لیکن چند یوم سے سردی کی شدت کی وجہ سے اس میں ناغہ ہو رہا ہے۔ مسجد کی صفائی کی گئی۔ الفرقان کا خاتم النبیینؐ نمبر منگوا کر تعلیم یافتہ لوگوں کو پڑھایا گیا۔

گجرات شہر:۔ مکرم شیخ عنایت اللہ صاحب قائد مجلس اور مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب معتمد ہیں۔ رپورٹ معین نہیں لکھتے ہیں۔ سڑکوں پر سے اکثر مقامات سے روڑے اور اینٹیں اٹھا کر پھینکے گئے۔ چند ایک غرباء کی کھانا کھانے کے لئے امداد کی گئی۔ انفرادی تبلیغ کی جاتی ہے۔

مونگ ضلع گجرات:۔ مکرم حکیم محمد سعید صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں۔ "خالد" کی خریداری کے لئے رقم بھجوائی گئی۔ راستے میں ایک ٹرک رکا پڑا تھا۔ دوستوں کو اکٹھا کر کے اسے دھکیل کر نکالا گیا۔ ایک محتاج کو دوائی لا کر دی۔ ایک بیمار کو عرق نکال کر دیا گیا۔ مقامی مسجد کی تعمیر میں خدام نے حصہ لیا۔ اینٹیں اکٹھی کی گئیں گارا لایا گیا اور مٹی سے مسجد کو صاف کیا۔ دو افراد کو لٹریچر تقسیم کیا گیا ایک دوست کو تبلیغ کی گئی۔ روزانہ درس ہوتا ہے۔

چک ۱۹۵ ر ب ھنڈ انوالہ ضلع لائلپور۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب قائد مجلس لکھتے ہیں:۔ تحریک جدید کے وعدے لکھوائے گئے ایک غیر احمدی دوست کے مہمانوں کے لئے بستر اور چارپائیاں مہیا کر کے دی گئیں۔ مسجد کے گڑھوں کو پُر کیا گیا۔ تھڑے کو درست کیا گیا۔ مسجد کی لپائی کی گئی۔ چار گھنٹے کام کیا۔ دو افراد زیر تبلیغ ہیں۔ اطفال سے زبانی و تحریری تقریریں کروائی گئیں۔ مسجد میں اطفال کا نماز باجماعت کا مقابلہ کروایا گیا:۔

جہلم شہر:۔ مکرم شعبان احمد صاحب نسیم قائد مجلس لکھتے ہیں:۔
مرکزی مسجد احمدیہ بیا محلہ جہلم میں سوائے جمعرات کی شام اور جمعہ کی صبح کے بلاناغہ صبح و شام تفسیر کبیر اور کتب حضرت مسیح موعودؑ کا درس ہوتا ہے نماز مغرب کے بعد نماز باترجمہ کا سبق دیا جاتا ہے۔

حیدرآباد سندھ:۔ ذوالفقار احمد صاحب سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ لکھتے ہیں:۔ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۲ء کو حیدرآباد سندھ میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ جلسہ "سیرت النبیؐ" منعقد ہوا۔ صدارت کے فرائض جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد نے سرانجام دیئے۔ مجمع کافی تھا۔ اور تقاریر بڑے شوق اور دلچسپی سے سُنی گئیں۔ تلاوت قرآن پاک ابو سعید صاحب نے کی۔ اور نظم جناب عبد المجید صاحب نیاز نے پڑھی۔ ان کے بعد مندرجہ ذیل حضرات نے مختلف عنوانوں کے ماتحت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ کے بعض پہلو بیان کئے۔

(۱) جناب ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب آف موگا (۲) جناب نثار احمد صاحب بشارتی قائد مجلس خدام الاحمدیہ (۳) جناب محمد سعید صاحب متعلم بی۔اے کلاس (۴) جناب مولوی عبد المجید صاحب نیاز مولوی فاضل (۵) جناب سید نور محمد صاحب پوسٹ ماسٹر (۶) جناب لالہ دھرم داس صاحب ایڈووکیٹ۔ مؤخر الذکر یعنی جناب لالہ دھرم داس صاحب ایڈووکیٹ کی تقریر کا عنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عدل و انصاف" تھا جس پر آپ نے پہلے انگریزی اور بعد میں سندھی زبان میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا جس کا اردو ترجمہ جناب صدر نے احباب کو سُنایا۔

مرکزی اعلانات

مجالس خدام الاحمدیہ فوری توجہ کریں

۱۔ جن مجالس نے ابھی تک سالانہ انتخاب کی رپورٹ دفتر میں نہیں بھجوائی تھی وہ براہ کرم اپنی پہلی فرصت میں اس طرف توجہ دیں اور سالانہ انتخاب جلد تر بھجوائیں۔

۲۔ جن مجالس کو نئے انتخاب کی منظوری سے اطلاع مل چکی ہے۔ وہ اس بات کا انتظام کریں کہ ہر فروری ۱۹۵۳ء کو قیادتیں باضابطہ طور پر تبدیل ہو جائیں۔ نئے قائدین کام سنبھالتے وقت تفصیلی سے چارج لیں۔ اور دفتر میں رپورٹ کریں۔

۳۔ جن مجالس نے ابھی تک خالد کا سالانہ چندہ نہیں بھجوایا۔ وہ فوری توجہ کریں اور جلد تر اپنی مجلس کی طرف سے -/۸/۴ چندہ خالد بنام مینیجر خالد ربوہ بھجوائیں۔

۴۔ بعض مجالس کی طرف سے یہ اطلاع ملتی ہے۔ کہ ان کا پرچہ بند کر دیا جائے۔ انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر مجلس کے لئے ایک پرچہ خریدنا نہایت ضروری ہے یہ پرچہ مجلس کا ہوگا۔ اور مجلس کے دفتر میں ریکارڈ رہیگا۔ مرکزی ہدایات اور اطلاعات سے آگاہ ہونے کے لئے اس کی ضرورت ہے کیونکہ اب سرکلر لیٹر نہیں بھجوائے جاتے۔ پس یہ پرچہ کسی کا ذاتی نہیں ہوگا۔ بلکہ مجلس مقامی کی ملکیت ہوگا۔ جس کا چندہ مجلس کے مقامی فنڈ سے ادا ہوگا۔

۵۔ مجالس کوشش کریں کہ خالد کے لئے زیادہ سے زیادہ انفرادی خریدار مہیا کریں۔ اور ان کے پتے اور چندے مینیجر کے نام بھجوائیں۔ جس قدر خریداری بڑھے گی عملہ دفتر اسی قدر اس کو کامیاب بنا سکیگا۔

۶۔ "خالد" ماہ دسمبر میں ضلع وار نظام کے لئے تاکید کی گئی تھی۔ ابھی تک اس بارہ میں مجالس نے کوئی قدم نہیں اٹھایا یا کم از کم مرکز میں کوئی اطلاع نہیں دی۔ دوبارہ یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ صوبہ پنجاب کی جملہ مجالس اپنے اں ضلعوار نظام قائم کر لیں۔ اور قائد ضلع کا انتخاب کرا کر مرکز سے منظوری حاصل کریں۔ ہر ضلع کے صدر مقام کی مجلس کا قائد اس انتخاب کا انتظام کرے۔ کوشش کی جائے کہ یہ انتخاب فروری کے آخر تک ختم ہو کر ہر ضلع میں ضلعوار قیادت قائم ہو جائے۔

۷۔ خدام الاحمدیہ کا مالی سال ۳۱ جنوری ۱۹۵۳ء سے ختم ہو رہا ہے۔ یہ رسالہ نئے سال میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ آپ گزشتہ سال کے چندوں کا حساب فروری ۱۹۵۳ء کے آخر تک صاف کر دیں۔ کوشش کریں کہ کسی کے ذمہ کسی قسم کا بقایا نہ رہے۔ نہ چندہ مجلس میں سے اور نہ سالانہ اجتماع سے۔ اسی طرح جملہ مجالس اپنا محاسبہ کریں۔ اور ان کے حسابات صاف ہو جائیں۔

۸۔ ہر مجلس کو اپنا ایک دفتر قائم کرنا چاہیئے۔ جہاں مجلس کے متعلق ہر قسم کا ریکارڈ رہے۔ اور اراکین وہاں بیٹھکر تنظیمی کام کر سکیں۔ اس کے بغیر تنظیم کا ہونا مشکل ہے۔ پس ہر مجلس اس کے لئے اپنا ایک مقامی مرکز قائم کرے۔

خدام الاحمدیہ میں شعبہ تحریک جدید کا اضافہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تحریک جدید کے دفتر دوم کو کامیاب بنانے کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔ حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر مجلس

مرکز یہ میں ایک شعبہ تحریک جدید قائم کیا گیا ہے۔ اس کا کام یہ ہوگا کہ وہ تحریک جدید دفتر دوم کے وعدہ جات حاصل کرنے میں مدد کرے۔ اور نگرانی رکھے۔ کہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو تحریک جدید میں شامل نہ ہو۔ اسی طرح وعدہ جات کی وصولی میں بھی مدد دی جائے۔ ہر مجلس میں دیگر ناظمین کی طرح ایک ناظم تحریک جدید مقرر ہوگا۔ جو مرکزی مہتمم تحریک جدید کی طرف سے آمدہ ہدایات کی مقامی طور پر تعمیل کرائیگا۔

یہ ناظم تحریک جدید بھی قائد مقامی کے ماتحت ہوگا۔ قائد مقامی کا فرض ہے کہ دیگر شعبہ جات کی رپورٹوں کی طرح اس شعبہ کی رپورٹ کا ذکر بھی ماہانہ رپورٹ فارم میں کرے سردست رپورٹ میں جو خانہ متفرق مساعی کا ہے آئے شعبہ تحریک جدید کی رپورٹ کے لئے استعمال کیا جائے

امید ہے جملہ مجالس اس پر باقاعدگی سے کاربند ہونگی اور تحریک جدید کے دفتر دوم کو اس حد تک کامیاب بنائینگی جس کے لئے حضور نے یہ کام خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے۔

نائب مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

بقیہ اطفال الاحمدیہ صفحہ ۳۲

حضرت نبی کریمؐ سے کیا رکھتے ہیں؟

کریم:- ایک آقا اور خادم کا۔ فرماتے ہیں:-

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

نسیم:- کہتے ہیں کہ آپ حضرت نبی کریمؐ کے بعد بھی نبی کا آنا مانتے ہیں؟

کریم:- سب مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کیا آپ لوگ حضرت نبی کریمؐ کے بعد حضرت عیسےٰ کا آنا نہیں مانتے۔ اور کیا وہ نبی نہیں تھے اور جب آئیں گے تو نبی نہ ہوں گے؟

نسیم:- مگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام تو آسمان پر زندہ موجود ہیں۔

کریم:- ہوں! ہمارے نبی کریمؐ جو کہ نبیوں کے سردار ہیں وہ تو فوت ہو چکے۔ اور آپ کے عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں:- غیرت کی جا ہے عیسےٰ زندہ ہو آسمان پر

مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

نسیم:- بھیّا! یہ عقائد تو سب درست ہیں مگر لوگ آپ کی مخالفت کیوں کرتے ہیں؟

کریم:- یہ ان کی پرانی عادت ہے۔ بھلا کوئی ایسا نبی بھی گزرا ہے جس کی مخالفت نہیں کی گئی۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت عمرؓ شہید ہوئے جب کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عثمانؓ قرآن پاک کی تلاوت فرما رہے تھے۔ جبکہ آپ کو شہید کیا گیا۔ حضرت علیؓ حضرت امام حسنؓ حسینؓ ایسے بزرگوں کی شہادت پر غور فرماویں کہ ان کو شہید کرنے والے کون تھے؟ ہندو تھے سکھ تھے عیسائی تھے یا یہودی تھے۔ نہیں نہیں وہ سب کے سب اپنے تئیں مسلمان ہی کہلاتے تھے۔ اور تو اور ہمارے نبی کریمؐ نے ان کا کیا بگاڑا تھا۔ جو ان کو اس قدر تکلیفیں دی گئیں اور ان کو وطن سے نکالا گیا۔

نسیم:- آپ کی جماعت کے پہلے خلیفہ کون تھے۔

کریم:- حضرت حاجی مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نسیم:- اب کون خلیفہ ہیں:-

کریم:- حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

نسیم:- ان کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے

کریم:- حضرت صاحب کے متعلق بھئی ان کے مقام اور شان کے متعلق کیا کہوں۔ آپ حضرت مسیح موعودؑ کے موعود خلیفہ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو المصلح الموعود کے مقام پر کھڑا کیا ہے اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مثیل اور نظیر ٹھہرایا ہے۔

نسیم:- آپ مجھے بھی کبھی ربوہ لے چلیں گے؟

کریم:- کیوں نہیں۔ ضرور دعا کرو۔ کہ ربوہ جلد آباد ہو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی موقعہ پر ہم ضرور آپ کو وہاں لے چلیں گے۔ اور ہمارے حضرت صاحب بھی بتلائیں گے "ربوہ رہے کعبہ کی بڑائی کا

اطفال الاحمدیہ

پیارے بھائیو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

اس دفعہ ہم آپ کے صفحہ میں ایک مکالمہ شائع کر رہے ہیں۔ جو مجلس اطفال الاحمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ کے ایک رکن عزیز محمد کریم خاں نے بھجوایا ہے یہ مکالمہ انہوں نے اپنے بھائی محمد نسیم خاں کے ساتھ اپنے ایک اجلاس میں پیش کیا تھا۔ ہمیں امید ہے۔ کہ آپ اسے پسند کریں گے۔ اور اسی طرح آئندہ آپ بھی اپنے اس صفحہ کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لکھا کریں گے

(ادارہ)

محمد نسیم خاں۔ السّلام علیکم۔

محمد کریم خاں:۔ وعلیکم السّلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

نسیم:۔ بھائی صاحب! آپ اتنے دن کہاں رہے؟

کریم:۔ میں کچھ دنوں کے لئے ربوہ گیا تھا۔

نسیم:۔ ربوہ! خوب! معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ بھی مرزائی ہو گئے۔

کریم:۔ مرزائیت تو کوئی مذہب نہیں۔ ہاں البتہ میں بفضل تعالےٰ احمدی ضرور ہو گیا ہوں۔ آپ بھی غور کیا کریں۔

نسیم:۔ اچھا! تو کیا احمدیت کے متعلق میں کچھ پوچھ سکتا ہوں۔

کریم۔ کیوں نہیں۔ بڑے شوق سے فرمائیے تو؟

نسیم:۔ آپ لوگوں کے عقائد کیا ہیں؟

کریم:۔ ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے مسلمان ہیں اور ہمارے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

"ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِؐ مختار ہیں

نسیم:۔ خوب! قرآن مجید کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

کریم:۔ قرآن مجید خدا تعالےٰ کا کلام ہے جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہمارے پاس آیا۔ اور اس پر عمل کرنا ہمارے لئے نہایت ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

پھر فرماتے ہیں:۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

نسیم:۔ سبحان اللہ! کیا ہی اعلیٰ تعلیم ہے۔ اچھا تو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق آپ کیا عقیدہ رکھتے ہیں؟

کریم:۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سب نبیوں کے سردار ہیں۔ خدا تعالےٰ کے سب سے پیارے نبی ہیں۔ انؐ کے مانے بغیر نجات نہیں۔ ہمارے حضرت صاحب فرماتے ہیں:۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

نسیم:۔ اچھا یہ تو فرمائیے۔ کہ آپ کے مرزا صاحب اپنا تعلق

(بقیہ دیکھیں صفحہ ۴۱)

خریداران خالد توجہ فرمائیں

"خالد" کا چندہ بواپسی اِرسال فرمائیں

رسالہ خالد جن حالات میں جاری کیا گیا وہ اس امر کے متقاضی ہیں کہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت فرمائیں لیکن اسکے لئے جہاں خریداران کی تعداد بڑھانی چاہیئے وہاں اس امر کی بھی ضرورت ہے کہ خریداران سے سالانہ چندہ وصول کرکے بھجوایا جائے۔

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو یہ رسالہ شروع سے بھجوایا جا رہا ہے۔ ہر مجلس کے لئے اس کی خریداری لازمی ہے اسلئے کہ اس میں مجلس کے پروگرام کے متعلق ہدایات ہوتی ہیں۔ جو پہلے بذریعہ سرکلر لیٹر بھجوائی جاتی تھیں۔ لیکن اب خالد میں درج ہوتی ہیں۔ یہ اطلاعات و ہدایات مجلس کے کام کیلئے نہایت ضروری ہیں۔ ہر قائد۔ زعیم اور رکن مجلس کو ان سے بروقت واقف ہونا چاہیئے۔ تا وہ اس پر عمل کر سکیں۔ اور اس لئے بھی کہ مجلس کے پروگرام سے متعلق مضامین اس میں شائع ہوتے ہیں اراکین کو اس سے واقف ہونا ضروری ہے اور پھر اس لئے بھی کہ مرکزی ہدایات کا ریکارڈ ضروری ہے۔ ہر مجلس کم از کم ایک پرچہ خریدے گی۔ یہ پرچہ مجلس کا ہوتا ہے۔ اور قائد کے نام جاتا ہے قائد کی تبدیلی کے ساتھ پتہ بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔

اس وقت تک ۳۵۰ مجالس میں سے صرف ۵۴ مجالس نے اپنا چندہ بھجوایا ہے مستقل طور پر مفت پرچہ نہیں بھجوایا جا سکتا۔ اسلئے ایسی تمام مجالس کے قائدین سے درخواست ہے جنہوں نے ابھی تک رسالہ کا چندہ نہیں بھجوایا۔ وہ رسالہ کا چندہ -/۸/۴ بذریعہ منی آرڈر مینیجر خالد ربوہ کے پتہ پر جلد تر بھجوا دیں۔ خالد کے لئے کوئی سرمایہ نہیں ہے جس سے پرچہ شائع ہوتا ہے۔ آپ احباب کی توجہ سے ہی یہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

انفرادی خریداروں سے بھی درخواست ہے کہ وہ جلد تر اپنے پرچہ کا چندہ بھجوا دیں۔

امید ہے مجالس اور دیگر خدام اپنے رسالہ خالد کی بہبودی کو مد نظر رکھتے ہوئے اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے۔

اسی طرح مجالس اور دیگر احباب خالد کے انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں اس سے تعمیل میں سہولت رہتی ہے۔

(سید عبد الباسط مینیجر رسالہ "خالد" ربوہ)

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع کردے۔ اسسٹنٹ سیکرٹری بہشتی مقبرہ۔ ربوہ

نمبر ۱۱۵۲۳ :- منکہ محمد شفیع ولد میاں محمد علی صاحب مرحوم قوم دھاڑی وال پیشہ موچی عمر ۳۸ سالہ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن جوہڑ کانہ محلہ مانک پورہ ڈاکخانہ جوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۸ ۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک عدد رہائشی مکان خام و پختہ جسکی قیمت مبلغ -/۲۵۰ روپیہ ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی رقم روپیہ یا جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ فقط العبد محمد شفیع بقلم خود۔ گواہ شد نور الدین موصی بقلم خود۔ گواہ شد :- سید ولایت شاہ عفی عنہ اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا ضلع شیخوپورہ ۱۱/۲۸ ۵۲ء

نمبر ۱۳۴۵۶ :- منکہ نور الاسلام سکنہ 920 E. 151 St. East Chicago نیشنلٹی امریکن ریاست یو ایس اے بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میرے پاس کسی قسم کی جائیداد از قسم غیر منقولہ زمین وغیرہ یا دیگر جائیداد نہیں ہے میری آمد کا ذریعہ سوائے میری تنخواہ کے اور کوئی نہیں ہے جو کہ ماہ بماہ بدلتی رہتی ہے میں اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہونگا جیسی جیسی آمد ہوگی اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے اور مجھے اسکے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (نوٹ) میری وفات پر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میرے ترکہ (جائیداد وغیرہ) کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک ہوگی۔ العبد نور الاسلام۔ گواہ شد :- خلیل احمد ناصر ۲/۱۱ Lorey P.L. N.W. گواہ شد :- خلیل احمد Decease 13663 Washington. Chicago.

نمبر ۱۳۴۸۶ :- منکہ سرور بیگم زوجہ عبد الرشید قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن میانی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۳ ۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ -/۲۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا ہبہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائیداد ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد :- سرور بیگم بقلم خود ۱۱/۲۳ ۵۲۔ گواہ شد :- قریشی عبد الرشید دہلوی خاوند موصیہ مذکور ۱۱/۲۳ ۵۲ گواہ شد :- ولایت شاہ اسسٹنٹ سیکرٹری وصایا ۱۱/۲۳ ۵۲

نمبر ۱۳۴۸۳ :- منکہ ریحانہ یاسمین بنت مرزا عزیز احمد صاحب قوم مغل پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۲۷ ۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں۔ مجھے میر داؤد الدین کی طرف سے مبلغ -/۱۵ روپے جیب خرچ ملتا ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں! اور آئندہ بھی جو میری آمد یا جائیداد ہو اسکا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرونگی اگر میرے مرنیکے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی والسلام الامۃ :- ریحانہ یاسمین گواہ شد :- سید محمود احمد ناصر۔ گواہ شد مرزا عزیز احمد ۱۱/۲۷ ۵۲

نمبر ۱۳۳۹۲ :- منکہ ناصرہ بیگم زوجہ میجر عزیز احمد قوم ہندی عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلولپور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۶ ۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت زیور کی صورت میں ایک جوڑی کنگن مبلغ -/۴۷۵ روپے اور تین عدد انگوٹھیاں طلائی قیمت مبلغ -/۱۷۰ روپے اور -/۱۵۰۰ روپے حق مہر بذمہ خاوند اور ایک عدد گھڑی قیمت -/۱۰۰ روپے اسکی میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ سے ادا کردوں تو وہ اس میں سے منہا کر دیجائیگی۔ الامۃ :- ناصرہ بیگم بقلم خود گواہ شد :- احمد دین زرگر بقلم خود ساکن چک ۵۵/۲۰۷ تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ گواہ شد :- بھائی منظور اللہ موصیان۔ ولد چوہدری غلام سرور صاحب چک ۵۵/۲۰۷ تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔ خاکسار بشیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہلولپور

نمبر ۱۱۲۹۲ :- منکہ عبد المنان ولد محمد دین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کشمیری محلہ ڈاکخانہ سیالکوٹ شہر صوبہ مغربی

پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ ستمبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت میری ماہوار آمد -/۱۹۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی فقط المرقوم ۵ ستمبر ۱۹۴۸ء۔ العبد: عبد المنان اکونٹنٹ ایل۔ اے سیکشن دفتر اکونٹنٹ جنرل ملٹری راولپنڈی۔ گواہ شد: بشیر احمد سنٹر ڈنہ ڈ مکان نمبر A۱۱۷ راولپنڈی۔ گواہ شد: عبد الحق ملک اسسٹنٹ سرجن راولپنڈی ۵۔ ۹/۴۸۔ گواہ شد: محمد عالم امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی :

نمبر ۱۱۵۲۵ منکہ تاج الدین ولد میاں محمد علی صاحب مرحوم قوم وہاڑی الی پیشہ موچی عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہڑکانہ محلہ نانک پورہ ڈاکخانہ چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴۸/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ایک رہائشی مکان خام جسکی قیمت -/۲۵۰ روپیہ ہے اسکی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کی مد میں کروں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا فقط ۱۱/۴۸/۱۴۔ العبد: بقلم خود تاج الدین۔ گواہ شد: نشان انگوٹھا محمد شفیع موصی برادر حقیقی۔ گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ عفی عنہ انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ :

نمبر ۱۱۳۵۹ منکہ شیخ عبد الرحمن ولد شیخ مولا بخش صاحب قوم پوری شیخ پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ مومن ڈاکخانہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳ اگست ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ نئی تجارت شروع کی ہے جسکے ذریعہ ماہوار قریباً سو روپیہ (۱۰۰/-) آمد ہو جاتی ہے سالانہ حساب کے بعد صحیح نفع نقصان کا پتہ چلیگا میں اپنی ماہوار آمد کا اور بعد میں ماہانہ صحیح آمد کا دسواں حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد: شیخ عبد الرحمن ولد شیخ مولا بخش احمدی بقلم خود حال شراکت احمدیہ کمپنی غلہ منڈی سرگودھا۔ گواہ شد: احمد خان بقلم خود سکنہ چک نمبر ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا تحصیل سرگودھا۔ گواہ شد: غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔ گواہ شد: محمد شجاعت علی موصی انسپکٹر بیت المال حلقہ سرگودھا مورخہ ۸/۴۸/۳ :

نمبر ۱۰۴۹۶ منکہ محمودہ خالدہ زوجہ چوہدری حفیظ احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہلول پور چک نمبر ۱۲۷ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ جنوری ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اسوقت میری غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے اسکے علاوہ میرے پاس حسب ذیل زیور ہے کڑے طلائی وزنی ۹ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۸۵۵ جوڑیاں طلائی وزنی ۷ تولہ مالیتی -/۱۳۰ روپیہ گلوبند طلائی وزنی ۶ تولہ مالیتی -/۵۴۰ روپیہ بندے ۵ عدد جوڑی طلائی وزنی ۳ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۳۱۵ روپیہ انگوٹھیاں ۷ عدد وزنی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۲۵ روپیہ بندے طلائی وزنی ۲ ۱/۲ تولہ مالیتی -/۲۲۵ میزان کل = -/۲۷۹۰ یعنی میرے زیورات کی قیمت اور حق مہر کی رقم کو جمع کیا جاوے تو کل جائداد مبلغ -/۳۲۹۰ روپیہ بنتی ہے میں اپنی اس جائداد کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ کو قرار دیتی ہوں اگر میں اپنی وصیت اپنی زندگی میں ادا نہ کرسکوں تو میری یہ وصیت میرے خاوند سے وصول کیجا سکتی ہے میری زندگی میں یا میرے بعد کسی قسم کی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ صدر انجمن کو ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ والامتہ: محمودہ خالدہ بقلم خود مورخہ ۱/۴۸/۱۴ حال دلی محمد روڈ حبیب اللہ بلڈنگ معرفت حفیظ احمد صاحب گواہ شد: حفیظ احمد سب انسپکٹر پولیس لاہور ۱/۴۸/۱۴۔ گواہ شد: محمد ولد چوہدری تاج محمد قوم جٹ ساکن چھور تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بقلم خود حال لاہور ۱/۴۸/۱۴ :

نمبر ۱۴۸۷۴ منکہ عبد الحق ولد چوہدری حکم الدین قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۔۔ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۴۲ شمالی ڈاکخانہ خاص ضلع ۔۔ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ نومبر ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ حسب ذیل ہے۔ اراضی ۱/۲ ۷ ایکڑ

اقعہ چک ۴۶ شمالی جسکی قیمت فی ایکڑ کا حساب بارہ صد ۱۲۰۰/- ہے کل تمام جائداد
ہزار روپیہ ہے مکان رہائشی خام قیمت پانچ صد روپیہ واقع ستار پور رحیمہ والا
ضلع سیالکوٹ تحصیل پسرور بارہ کنال اراضی جسکی قیمت مبلغ آٹھ صد روپیہ ہے
ندی ساڑھے نو ہزار روپیہ ہے کل میزان مبلغ -/۱۹۸۰۰ روپیہ ہے اسکے
۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد
کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد
کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری
جائداد ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
فقط العبد:۔ بقلم خود عبدالحی چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد:۔
نشان انگوٹھا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چوہدری بہاول بخش صاحب گواہ شد:
خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۳۳۹:۔ منکہ سید ناصر احمد شاہ ولد سید ظہور احمد شاہ قوم سید
پیشہ ٹریننگ نیول کیڈٹ عمر تقریباً ۱۹½ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن
حال کراچی ڈاکخانہ خاص ضلع کراچی صوبہ سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ
آج بتاریخ ۲۰/۶/۵۲ بروز جمعہ مطابق ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ حسب
ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت ماہوار آمد [illegible]
یں روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن
احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع
مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے
وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ہوگی۔ فقط مورخہ ۲۰ جون ۵۲ء مطابق جمعہ ۲۶ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ
العبد سید ناصر احمد شاہ نیول کیڈٹ رائل پاکستان نیوی ایچ ایم پی ایس ہمالیہ
کراچی گواہ شد:۔ رحمت اللہ باجوہ لفٹننٹ کمانڈر منوڑہ کراچی ۴ جولائی ۵۲ء
گواہ شد چوہدری نور احمد ناصر ناظم دفتر عمل مجلس خدام الاحمدیہ انجمن احمدیہ۔
بندر روڈ کراچی ۴ جولائی ۵۲ء

نمبر ۱۳۴۱:۔ منکہ بشارت احمد ولد عبدالحق قوم بھٹہ پیشہ زمیندارہ عمر
۲۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ غلام محمد چک ۶۴۸ گ ب
ڈاکخانہ جڑانوالہ ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ
آج بتاریخ ۱۵/۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل
اراضی نہری واقع کوٹ غلام محمد چک ۶۴۸ گ ب ضلع لائلپور ۱۱۶ ایکڑ ہے
جس میں نصف سے زیادہ سیم ہے مربعہ ۵۱ میں اسوقت قابل کاشت زمین
صرف ۳½ کیلہ ہے مربعہ ۵۱ میں ۴ کیلہ زمین قابل کاشت ہے اسکی قیمت
موجودہ وقت میں ساڑھے سات ہزار بنتی ہے اسکے علاوہ ایک گائے عمر ...
جسکی قیمت مبلغ -/۱۶۵ روپیہ ہے کل میزان سات ہزار چھ صد پینسٹھ روپیہ
بنتی ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں
اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا
ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیجائیگی۔ اگر اسکے بعد
کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا
اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد
ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (نوٹ)
اسوقت میرے ذمہ مبلغ -/۲۰۰ روپیہ قرض بھی ہے جو کہ میں نے ادا کرنا ہے فقط۔
العبد:۔ بشارت احمد بقلم خود چک کوٹ غلام محمد ۶۴۸ گ ب گواہ شد محمد دین
گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا حال چک ۶۴۸ گ ب کوٹ غلام محمد

نمبر ۱۳۳۸:۔ منکہ غلام احمد بٹ ولد میاں اللہ رکھا قوم بٹ پیشہ ملازمت
عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن وزیر آباد (حال چنیوٹ)
ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش وحواس
بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔ میری اس
وقت مندرجہ ذیل جائداد ہے ایک مکان واقع وزیر آباد محلہ خرادیاں قیمت
بارہ ہزار روپیہ دو دکانیں ایک واقع بڑا بازار اور دوسری واقع برتن منڈی
قیمت دس ہزار روپیہ یعنی کل -/۲۲۰۰۰ روپیہ اسکے علاوہ ڈیڑھ ہزار
روپیہ صدر انجمن کے قرضہ تجارتی میں لگا ہوا ہے مکان اور دکانوں کے
۱/۳ حصہ کا مالک ہوں۔ میری موجودہ تنخواہ -/۴۴ روپے ماہوار ہے میں اپنی
متذکرہ بالا جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ
پاکستان کرتا ہوں اگر میری وفات کے بعد اسکے علاوہ کوئی اور جائداد ثابت
ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (نوٹ) بوقت ادائیگی وصیت
جائداد منقولہ وغیر منقولہ جو قیمت مکان اور دکان ہوگی اس پر ہی وصیت
ہوگی یعنی قیمتوں میں کمی بیشی ہوسکتی ہے:۔ العبد:۔ غلام احمد بٹ کلرک
دفتر بورڈنگ تحریک جدید تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ۔ گواہ شد:۔
محمد ابراہیم بھامڑی مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ ۱۴/۹/۴۸۔
گواہ شد:۔ غلام مرتضےٰ خان ماسٹر بی۔ ٹی۔ آئی تعلیم الاسلام ہائی سکول
چنیوٹ ۱۴/۹/۴۸

نمبر ۱۳۰۰:۔ منکہ علی محمد ولد چوہدری حاکم دین صاحب قوم ارائیں عمر ۶۹
سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن مکرہ ۵۸ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور بقائمی

ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۱ ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری
موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زمین ۱۲½ ایکڑ واقعہ چک نمبر ۵۸/۲ قیمتی -/۵۰۰۰
اس میں سے -/۸۰۰ مالکانہ گورنمنٹ کو قابل ادا ہے باقی -/۴۲۰۰ کے ۱/۱۰ حصہ
کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر جسقدر میری جائداد
ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد علی محمد
موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ نور الحق پسر موصی گواہ شد:۔ محمد یوسف پسر موصی۔

نمبر ۱۳۴۹۵:۔ منکہ مہتاب بی بی زوجہ مولوی چراغدین صاحب پنشنر قوم نورباف
پیشہ خانہ داری عمر ۶۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان حال ربوہ محلہ ب
بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۲ ۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں
میرا حق مہر مبلغ یکصد روپیہ ہے جو بذمہ خاوند ہے اسکے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے میں
اس جائداد کے پانچویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں
میرے مرنے پر جو میری جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔
مہتاب بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ چراغدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔
محمد ابراہیم محلہ دار الصدر ربوہ ؛

نمبر ۱۳۴۵۷:۔ منکہ محمد اسحٰق خاں ولد مستری محمد دین صاحب قوم افغان پیشہ
زمینداری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈبریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع
سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۲ حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں میری جائداد کوئی نہیں کیونکہ میرے والد صاحب زندہ ہیں میری ماہوار
آمد ملازمت کے طور پر -/۵۰ روپے ہے میں اپنی اس آمد کے دسویں حصہ کی وصیت
بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا میرے
مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان
ہوگی۔ العبد:۔ محمد اسحٰق خاں موصی۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خاں۔
گواہ شد:۔ مولوی عبد الحق اپیل نویس ایبٹ آباد ؛

نمبر ۱۳۴۵۸:۔ منکہ بسم اللہ بیگم زوجہ محمد اسحٰق خانصاحب عمر ۲۳ سال
پیدائشی احمدی ساکن ڈبریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و
حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد
منقولہ دو قسم کی ہے اول زیورات حسب ذیل ہیں ٹکہ طلائی یکتولہ انعام طلائی
یکتولہ انگوٹھیاں طلائی یکتولہ ایک سوئی طلائی یکتولہ سکو ستلا و توڑے نقری
قیمتی ۳۰۰ روپے دوم میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ جو بذمہ خاوند ہے میں اس
جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اگر اسکے بعد میری
کوئی اور جائداد ثابت ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے پر جو میری
جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ
بسم اللہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اسحٰق خاں ڈبریانوالہ۔ گواہ شد:۔
محمد یعقوب خاں ڈاکٹر برادر اکبر موصیہ ؛

نمبر ۱۱۸۶۳:۔ منکہ ممتاز بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ قوم جٹ کمبوہ عمر
اڑتیس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۳۸ء ساکن کمبوہ ڈاکخانہ جھبال ضلع امرتسر
صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۴۹ء حسب
ذیل وصیت کرتی ہوں زیورات ایک بند چاندی -/۸۰ روپے سوئی ۱۱ ماشہ سونا
-/۱۰۰ روپیہ کانٹے ۱۱ ماشہ سونا -/۱۰۰ روپے انگوٹھی ۱۱ ماشہ سونا -/۱۵۰ روپے
مہر وصول ہو چکا ہے -/۵۰ روپیہ نقد -/۲۷۰ روپے میزان کل -/۶۵۰ روپے
(ساڑھے چھ صد روپیہ) میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ
کرتی ہوں میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا ممتاز بیگم
گواہ شد:۔ محمد علی سیکرٹری تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ گواہ شد:۔
عنایت اللہ ولد چوہدری مہر الدین حاجی ۱/۱/۴۹ ؛

نمبر ۱۳۰۶۲:۔ منکہ غلام حیدر خاں ولد نواب خاں قوم افغان پیشہ ملازمت
عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۹ء ساکن ڈبریانوالہ ڈاکخانہ داؤد ضلع
سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۵۱ ۱ حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں اسوقت اراضی ملکیت دو ایکڑ ہے جسکی بازاری قیمت -/۸۰۰ روپیہ
ہے۔ اور نقد روپیہ پانچصد ہے جو مبلغ -/۱۳۰۰ روپیہ ہوتا ہے میرا گذارہ تنخواہ
پر ہی ہوتا ہے ماہوار مبلغ -/۹۳ روپیہ ملتا ہے کل جائداد آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق
صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی
اطلاع مجلس کارپرداز مصالح کو دیتا رہونگا۔ اور اسکا ۱/۱۰ بھی دونگا۔ میرے مرنیکے بعد
جو جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔
العبد:۔ غلام حیدر خاں گواہ شد:۔ عبد الغفور بقلم خود گواہ شد:۔ نظام الدین احمدی
سیکرٹری مال ڈبریانوالہ بقلم خود ؛

نمبر ۱۳۴۳۸:۔ منکہ محمد اسلم ولد فضل حق قوم طور راجپوت پیشہ زرگری
عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری
صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۵۲ ۱۵ حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں اسوقت میرے پاس صرف -/۱۰۵ روپے کا زیور موجود ہے اور اسکا ۱/۱۰ حصہ
صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرونگا۔ اور میری جو ماہوار آمد ہو اسکے بھی ۱/۱۰
حصہ کی یعنی اسوقت میری ماہوار آمد مبلغ -/۲۰ روپیہ ہے۔ اسکے علاوہ اگر کوئی اور
جائداد پیدا کرونگا یا ہو تو اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ادا کرونگا۔
میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد:۔ محمد اسلم ولد فضل حق قوم طور راجپوت احمدی صدر گوگیرہ ڈاکخانہ خاص تحصیل اوکاڑہ ضلع
منٹگمری بقلم خود ۸/۵۲ ۱۵ گواہ شد:۔ محمد شریف مبلغ صدر گوگیرہ خاص ضلع منٹگمری ۸/۵۲ ۱۵
گواہ شد:۔ محمد شفیع بقلم خود راجپوت احمدی صدر گوگیرہ ؛

نمبر ۱۱۳۸۶ :- منکہ بشیر احمد ولد میاں گل محمد صاحب مرحوم قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{46}{\text{ٹی ب}}$ ڈاکخانہ سرگودھا ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ اگست ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں ہے میں کتابت کا کام کرکے اندازاً ۱۰ ماہوار اسی روپے کما لیا کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انت السمیع العلیم۔ العبد بشیر احمد بقلم خود چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا۔ گواہ شد بقلم خود نور احمد مستری سکنہ چک ۴۶ شمالی ایس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۴۶ شمالی۔ گواہ شد۔ محمد شجاعت علی موصی انسپکٹر بیت المال سرگودھا۔ گواہ نصیر احمد سکنہ چک ۴۶ شمالی ڈاکخانہ و ضلع سرگودھا۔ گواہ شد۔ غلام رسول نائب امیر جماعت احمدیہ سرگودھا ؛

نمبر ۱۳۵۱۱ :- منکہ کبیر الدین صدیقی میرٹھی ولد قمر الدین صاحب صدیقی قوم شیخ عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ دسمبر ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں اسوقت تحریک جدید سے ماہوار تیس روپے وظیفہ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنے ماہوار وظیفہ کا $\frac{1}{10}$ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ فقط المرقوم العبد۔ کبیر الدین صدیقی احمد نگر ۱۷ دسمبر ۱۹۵۲ء۔ گواہ شد۔ ظہور حسین پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر $\frac{12}{52}$/۱۷۔ گواہ شد۔ غلام حیدر سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل جامعہ احمدیہ احمد نگر ؛

نمبر ۱۳۴۳۹ :- منکہ احمدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۵ء ساکن دبر کے ڈاکخانہ بدو ملہی ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پنجاب پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{6}{52}$/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) حق مہر یکصد روپیہ ہے (۲) سونیکی بالیاں دو عدد وزنی یکتولہ جنکی قیمت تخمیناً یکصد روپیہ ہے یعنی کل جائداد موجودہ دو صد روپیہ بنتی ہے جسکے $\frac{1}{4}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں جسکا چہارم حصہ اس وقت مبلغ -/۵۰ روپے میرے ذمہ بنتے ہیں جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال یا ششماہی ہو میں ادا کر دونگی اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرکے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی میرے مرنے پر میری کسی قسم کی جائداد یا کوئی ہبہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہی وصیت حاوی ہوگی۔ العبد :- نشان انگوٹھا مذکورہ احمدہ بی بی زوجہ چوہدری غلام محمد صاحب۔ گواہ شد :- صوفی علی محمد اصحابی انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد :- نشان انگوٹھا چوہدری غلام محمد خاوند موصیہ مذکورہ ؛

نمبر ۱۳۴۸۵ :- منکہ نصیبان بی بی بنت چوہدری ننھے خاں قوم جٹ وینس پیشہ خانہ داری عمر ۲۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک $\frac{388}{\text{گ ب}}$ ڈاکخانہ سمندری ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{52}$/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد زیورات دکانٹے طلائی ایک تولہ) مبلغ یکصد روپیہ ہے میں اسکے $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز اسکے علاوہ اگر میری کوئی جائداد میرے مرنے پر ثابت ہوگی تو اسکے بھی $\frac{1}{3}$ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کرتی ہوں۔ الامۃ :- نصیبان بیگم بقلم خود۔ گواہ شد :- نشان انگوٹھا چوہدری ننھے خاں جٹ وینس والد موصیہ۔ گواہ شد :- محمد ابراہیم وینس محرر دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ ؛

نمبر ۱۳۵۰۶ :- منکہ نور بیگم زوجہ محمد یوسف قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن تکڑہ $\frac{9}{2}$ ڈاکخانہ کمالیہ ضلع لائلپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ $\frac{1}{52}$/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ یکصد روپیہ جو کہ میں خاوند سے وصول کر چکی ہوں اور زیور ڈنڈیاں وزنی ۹ ماشہ قیمت -/۸۰ روپیہ کل میزان -/۱۸۰ روپیہ اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اسکے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی اسکے $\frac{1}{10}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی فقط المرقوم الامۃ نور بیگم۔ گواہ شد :- محمد یوسف خاوند موصیہ مذکور بقلم خود۔ گواہ شد :- نشان انگوٹھا مہر الدین معتمد و رشتہ دار والد موصیہ مذکور۔ گواہ شد :- مبشر احمد ثاقب عفی عنہ انسپکٹر وصایا ؛

نمبر ۱۱۸۱۸ :- منکہ محمد امیر خاں ولد حیدر خاں قوم سدھن پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال تاریخ بیعت ماہ نومبر ۱۹۴۵ء ساکن بڈالی ڈاکخانہ تراڑکھل آزاد پونچھ کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اسوقت میری ماہوار آمد یکصد روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا $\frac{1}{10}$ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ

ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کیوقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ نقط المرقوم۔ العبد:۔ L.N.C. Mohd
Amir Khan Pak/39683. NoI. A.R.D
M/Q125/6 R.P.A.F. Drigh Road
Pak/12388 Cpl. گواہ شد:۔ Karachi:
Khan Ay 101 M.V.R.P.A.F Drigh
19472 گواہ شد:۔ Road Karachi
Ahmad F.D. F.M.E.T.T.S. R.P.A.F.
Station Drigh Road Karachi.

نمبر ۱۳۵۲۲:۔ منکہ چراغ بی بی زوجہ ہاشم الدین صاحب قوم لوہار عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن ٹھیکہ پور ڈاکخانہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مہر دو صد روپیہ زیور کوئی نہیں۔ مہر اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوئی ہوں میں مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جو جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: چراغ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا موصی وصحابی۔ گواہ شد:۔ ہاشم الدین خاوند موصیہ

نمبر ۱۳۵۲۳:۔ منکہ شمشیر خان ولد خان محمد صاحب قوم بلوچ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۸ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد نہیں میں حضور کا ملازم ہوں -/۳۵ روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد میری ثابت ہو تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد: شمشیر خان بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ نورالحق کارکن دفتر ایم این سنڈیکیٹ ۱۱/۱/۵۳۔ گواہ شد:۔ نذیر احمد پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ ۱۱/۱/۵۳

نمبر ۱۳۵۲۴:۔ منکہ عبدالغفور ولد قادر بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی چک ۸۹ ج ب ڈاکخانہ عباس پور ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں انہیں مشرقی پنجاب کی زمین کے عوض پاکستان میں معمولی سی زمین ملی ہے میں دو مربع کی زمین بطور مزارعہ کاشت کرتا ہوں لہذا جو آمد مجھے سالانہ ہوتی رہے گی اس کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ عبدالغفور بقلم خود موصی۔ گواہ شد:۔ رحمت اللہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ چک ۸۹ ج ب لائلپور۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۶ انسپکٹر بیت المال:

نمبر ۱۳۵۱۶:۔ منکہ ثریا شاہد زوجہ سلطان محمود صاحب شاہد پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور ہوسٹل کوٹھی نمبر ۸ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۹ سال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حق مہر -/۱۵۰۰ روپیہ زیور طلائی دس تولے قیمتی -/۸۰۰ روپیہ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میرے مرنیکے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی: الامۃ: ثریا شاہد موصیہ۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد: سلطان محمود شاہد:

نمبر ۱۳۴۶۲:۔ منکہ افتخار احمد ایاز ولد مختار احمد ایاز قوم جلیانہ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹانگا ڈاکخانہ ٹانگا نیکا مالک مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت کوئی جائداد نہیں اسوقت مجھے والد صاحب کی طرف ایک پونڈ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ (دسویں حصہ) کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں تا دم زیست اپنی آمد کا دسواں حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ نیز میں وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنیکے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ (دسویں حصہ) کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی: العبد:۔ افتخار احمد ایاز واقف زندگی معرفت احمدیہ ایسوسی ایشن پوسٹ بکس نمبر ۲۶ ٹانگا مشرقی افریقہ۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد مبلغ سلسلہ احمدیہ امیر جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ ۱۸/۷/۵۲۔ گواہ شد:۔ مختار احمد ایاز والد موصی۔ گواہ شد محمد منور مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نیروبی مشرقی افریقہ ۱۸/۷/۵۲۔

نمبر ۱۳۴۰۶:۔ منکہ عبدالمنان ولد سید محمد علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن نالہ موسے ضلع گجرات صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۵/۵۲

حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد قادیان میں محلہ دارالبرکات میں ۴ مرلہ عمارت پختہ ہے اسکے علاوہ میری ماہوار آمد مبلغ ایک صد تیس روپے مع الاؤنس ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنیکے وقت جسقدر میری متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نوٹ ایکہزار روپیہ نقد جو کہ امانت فنڈ میں ربوہ میں جمع ہے اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ فقط العبد:۔ عبدالمنان بقلم خود ٹرین ایگزیمینر ریلوے سٹیشن لالہ موسیٰ۔ گواہ شد:۔ ملک محمد امین احمدی۔ دکاندار لالہ موسیٰ۔ گواہ شد:۔ ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ۵/۵۲ ۲۹

نمبر ۱۳۵۲۵:۔ منکہ دلاور خان ولد چوہدری محمد بخش صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۴ء ساکن چک ۸۸ ج ب ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ مجھے سردست دو ایکڑ زرعی زمین ملی ہے مستقل الاٹمنٹ ہنوز جاری ہے بہرحال مجھے اپنی جائداد کے عوض جو کچھ ملیگا اسکے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اسکی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتا رہونگا۔ نیز مرنے پر جس قدر میری جائداد ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد:۔ دلاور خان موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ برکت علی صدر چک ۸۸ ج ب۔ گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی موصی نمبر ۲۷۹۶۔ گواہ شد عبدالحی بقلم خود سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۸۸ ج ب لائلپور

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ ایک دُعا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسے بار بار پڑھنے کی تاکید فرمائی ہے

خُدّام اسے حفظ کریں

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ
اَحَبَّکَ وَحُبَّ مَا یُقَرِّبُنِیْ اِلَیْکَ
وَاجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنَ
الْمَاءِ الْبَارِدِ ط

ترجمہ

اے اللہ مجھے اپنی محبّت عنایت فرما۔ اور ایسے لوگوں کی محبّت۔ جو تجھ سے محبّت کرتے ہیں۔ اور ایسی محبّت جو مجھے تیرے قریب کر دے۔ تیری محبّت مجھے ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ عزیز ہو ؛

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳

"قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ماہانہ رسالہ

خالد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی .... اور وہ اصلاح اسی رنگ میں ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے اندر ایسی روح پیدا کریں کہ اسلام اور احمدیت کا مغز انہیں میسر آجائے"

(الفضل ۱۰ را پریل ۱۹۳۸ء)

احباب جماعت غور فرمائیں کہ خدام الاحمدیہ کا کام کتنا بڑا اور عظیم الشان ہے۔ خدام الاحمدیہ نے احمدی نوجوانوں کی تربیتی اور اخلاقی درستی کے لئے ایک ماہانہ رسالہ "خالد" کے نام سے اکتوبر ۱۹۵۲ء سے جاری کیا ہے۔ ہر احمدی دوست کو اپنے بھائیوں اور بیٹوں کی صحیح اسلامی تربیت کے لئے اس رسالہ کی ضرورت ہے۔

پس آپ احباب سے درخواست ہے کہ جو کام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمایا ہے اس کو کامیابی سے چلانے اور نوجوانوں کے ذہنوں کو اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے لئے تیار کرنے کی خاطر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے تعاون فرمائیں۔ اور اپنے بیٹوں اور بھائیوں کے نام رسالہ "خالد" جاری کرائیں۔ رسالہ کا سالانہ چندہ صرف ساڑھے چار روپے ہے جو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں بذریعہ منی آرڈر بھجوایا جا سکتا ہے۔ امید ہے احباب جماعت خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون فرمائیں گے۔

مینجر رسالہ "خالد" ربوہ